جواهر پارے

(الدرة الباهرة من الاصداف الطاهرة)

از

شمس الدین المعروف بہ شہید اول

ترجمہ

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

تنظیم المکاتب

گولہ گنج۔ لکھنؤ۔ ہندوستان

پیشکش

ادارۂ نشر دانش

نیوجرسی - امریکہ

جواھر پارے

(الدرۃ الباھرۃ من الاصداف الطاھرۃ)

از

شمس الدین المعروف بہ شہید اول

ترجمہ

سید تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

نشر دانش، نیوجرسی (امریکہ)

نام کتاب	:	الدرۃ الباہرۃ من الاصداف الطاہرۃ
مولف	:	شمس الدین محمد المعروف بہ شہید اول
اردو ترجمہ	:	جواہر پارے
مترجم	:	مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی
کمپوزنگ	:	محمد سرور رضوی
ناشر	:	تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ
سنہ طباعت	:	۲۰۱۱ء
قیمت	:	30

فہرست مطالب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر

بسمہ سبحانہ

عرض تنظیم

اللہ اپنی باتیں دوطریقوں سے بندوں تک پہنچاتا ہے، ایک وحی کی شکل میں جو کلام الٰہی بن جاتی ہیں، دوسرے اپنے بھیجے ہوئے انبیاء اور ائمہ کی زبان سے جو حدیث کہلاتی ہیں۔

اگر کسی کو مکمل دین سمجھنا ہے اور اس پر عمل کرکے دیندار بننا ہے تو اسے کتاب خدا کے ساتھ ساتھ احادیث معصومینؑ کو بھی سمجھنا ہوگا۔

اسی لئے ہمارے علماء نے جہاں ایک طرف کتاب خدا کی تفسیریں لکھی ہیں دوسری طرف احادیث معصومینؑ کے مجموعے تیار کئے ہیں جن میں بحارالانوار جیسی سیکڑوں جلدوں پر مشتمل ضخیم کتابیں بھی ہیں اور زیر نظر جواہر پارے جیسی مختصر کتاب بھی۔

جواہر پارے شہید اولؒ کے جمع کردہ مجموعۂ احادیث ''الدُّرَّةُ الْبَاهِرَةُ مِنَ الْاَصْدَافِ الطَّاهِرَةِ'' کا ترجمہ ہے۔

کتاب کی نفاست کا اندازہ آپ کو پڑھ کر ہوگا۔ مؤلف کی روحانیت اور عظمت کے بارے میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ آغاز اسلام سے ان کی شہادت تک شہداء کی تعداد لاکھوں میں ہوتے ہوئے شہید اول کا لقب انہیں ملا ہے۔

ترجمہ پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں، پڑھیں گے تو خود محسوس کریں گے۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ برادر محترم مولانا سید تلمیذ حسنین صاحب کے ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا ترجمہ،

ترجمہ نہیں لگتا۔ اللہ ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر دے تاکہ زیادہ سے زیادہ ان کتابوں کے ترجمے قارئین تک پہنچ جائیں جن کے ترجمے کی سختی کے باعث مترجمین ان کے ترجمہ سے گریز کرتے ہیں۔ والسلام

سید صفی حیدر
سکریٹری تنظیم المکاتب، لکھنؤ
۲۷؍رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

سخن مختصر

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی صاحب ہمارے پرانے ساتھی ہیں۔سندھ یونیورسٹی حیدرآباد میں مولانا نے جس سال ایم۔اے عربی میں داخلہ لیا، میں نے ایم۔اے فارسی میں، مگر شعبہ اردو میں منتقل ہو کر آ گیا۔مولانا نے عربی میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی، میں نے شعبہ اردو میں۔ہم دونوں گولڈ میڈلسٹ بھی ہیں۔مولانا کی طبیعت کا میلان تحقیق کی طرف تھا۔یہی کچھ کیفیت میری بھی رہی ہے۔مزاج کی اس ہم آہنگی نے ہم دونوں کو اور بھی قریب تر کر دیا۔جب کبھی علمی موضوعات زیر بحث آتے، تحقیق و تنقید کے دفتر کھل جاتے، کتابوں پر کتابیں نکل آتیں، ہم دونوں اپنے اپنے موقف، پرنت نئی تحقیق سامنے لاتے۔اس سے ہم دونوں کو بہت ہی فائدہ پہنچا۔دراصل گھریلو ماحول اس سلسلے میں برا معاون ہوتا ہے۔مولانا کے والد خود بڑے عالم تھے، مجتہد کا درجہ رکھتے تھے، بہت اچھا کتب خانہ تھا۔یہی صورت میری بھی تھی۔ہمارے خاندان کے بزرگ صاحب تصنیف ہوئے ہیں۔والد صاحب قبلہ نے حدیث کی مشہور کتاب حصن حصین کی شرح لکھی ہے۔گویا علم و تحقیق ہماری گھٹی میں شامل ہے اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری طبیعت اس طرح مائل رہی ہے۔

۱۹۸۴ء میں مولانا امریکہ چلے گئے اور نیو جرسی کو اپنا مستقر بنایا۔یہاں معاشی جدوجہد میں مصروف رہے تاہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ ضرور لکھتے رہے۔کتابوں کا چسکا تو شروع سے تھا، حالات سازگار ہوئے تو کتابیں جمع کرنے لگے۔ابھی ناچیز کا امریکہ جانا ہوا مولانا کے گھر بھی گیا۔مولانا نے امریکہ جیسی جگہ میں نہایت عمدہ کتب خانہ فراہم کیا ہے۔جن کتابوں کو ہم ترستے

تھے ان میں سے اکثر مولانا کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے بہت سے کام دکھائے کئی چھوٹی بڑے کتابوں پر مقدمے لکھے، کئی ایک کا اردو ترجمہ کیا۔ قرآن کریم کی ایک معروف تفسیر فیض کاشانی کی ''*الصافی*'' کو اردو میں منتقل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد مکمل کرائے۔

زیر نظر کتاب ''*الدرة الفاخرة من الاصداف الطاهرة*'' کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ حضور اقدسؐ اور ائمہ اثنیٰ عشر کے چیدہ چیدہ اقوال کا مجموعہ ہے جو تقریر و تحریر دونوں کے لئے مفید ہے۔ اسی نسبت سے اس کا نام ''*جواہر پارے*'' تجویز کیا گیا ہے۔ مولان نے اصل عربی تن کو سامنے رکھ کر نہایت سلیس اور آسان زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ بلاشبہ ترجمہ کرنا ایک فن ہے اس میں مفہوم کے تبدیل ہو جانے کا قوی امکان ہوتا ہے مگر مولانا نے ترجمے میں کمال مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ امید کہ یہ مختصر کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید علمی و تحقیقی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد عبدالمقیت شاکر علیمی
گلشن اقبال، کراچی

مؤلف کتاب

شہید اول کا نام ابوعبداللہ محمد بن شیخ جمال الدین مکی بن محمد بن حامد بن احمد عاملی نبطی جزینی ہے۔ والدہ سیدہ علویہ جن کا تعلق آل معیہ عراق سے ہے۔ دادا شیخ محمد شمس الدین بڑے صاحب فضل تھے۔ تاریخ ولادت ۷۳۴ھ ہے اور شہادت ۱۹ جمادی الاولیٰ ۷۸۶ھ کو دمشق میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم جبل عامل کے شہر جزین میں حاصل کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۷۵۹ھ میں عراق کی طرف ہجرت کی اور حلہ جو اس وقت مرکز علم تھا وہاں قیام کیا۔ انہوں نے نجف اور کربلا کے علمائے اعلام اور فقہائے انام سے بھی اکتساب علم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے علماء و مشائخ سے بھی کتب حدیث کی اجازت حاصل کی۔

مشہور تصنیفات

۱۔ الذکری

۲۔ الدروس الشرعیہ فی فقہ الامامیہ

۳۔ غایۃ المراد فی شرح نکت الارشاد

۴۔ اللمعۃ الدمشقیہ

۵۔ کتاب المزار

۶۔ ''الدارۃ الفاخرۃ من الاصداف الطاہرۃ'' ہیں۔

مؤخرالذکر کتاب آنحضرتؐ کے اقوال وحکم اور ائمہ کرامؑ کی حکمت آمیز باتوں پر مشتمل ہے۔

کتاب ''*الدرۃ الباہرۃ من الاصداف الطاہرۃ*'' (یعنی پاکیزہ سیپیوں کے چمک دار موتی) کے مؤلف شہید اول شیخ محمد مکی ہیں جنہوں نے اپنے ذوق علمی اور مذاق فکری کے مطابق اقوال وحکم کا ایک معیاری انتخاب پیش کیا ہے ان سے پہلے شعبۃ الحرانی نے ،اس موضوع پر ''*تحف العقول*'' نامی کتاب مرتب کی تھی جو کافی مقبول ہوئی۔

یہ مختصر سی کتاب جو عربی زبان میں صرف (۴۸) صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں آنحضرتؐ کے (۱۷) اقوال ہیں جن میں علم،علماء دنیا،مال دنیا اور اخلاقی امور کے بارے میں رہنمائی کی گئی ہے۔

حضرت علی کے (۱۹) اقوال ہیں جو عفوودرگزر،صلہ رحمی،زبان کی خرابی اور نقصان سے متعلق ہیں۔

امام حسنؑ کے صرف (۸) اقوال ہیں جن کا موضوع احسان،ایفائے وعدہ،تفکروتدبر اور انسانی شناسی ہے۔

امام حسینؑ کے (۵) اقوال ہیں جو جودوسخا اور کرم وعطا سے تعلق رکھتے ہیں

امام زین العابدین کے (۹) اقوال کتاب کی زینت ہیں جن میں دوستی ورفاقت کے اصول،کریم ولئیم اور مومن کی علامات کو بیان کیا ہے۔

امام محمد باقرؑ کے (۷) اقوال ہیں جن میں خدا کی خوشنودی،زندگی گزانے کے اصول اور تلاوت قرآن کے آداب کا تذکرہ ہے۔

امام جعفر صادقؑ کے اقوال کی تعداد (۲۲) ہے۔جن میں اخلاقی قدریں،مشورت کے اصول اور قضاوقدر کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

امام موسیٰ کاظمؑ ۔ کی تعداد (۱۰) ہے۔جن میں معرفت،احسان،سوالوں کے جوابات ہیں۔

امام علی رضاؑ کے اقوال کی تعداد (۱۳) ہے۔جن میں شرک وکفر کی تعریف، عہد شکنی، تعزیت کا اصول، آیت کی تشریح وغیرہ ہے۔

امام علی نقیؑ کے اقوال کی تعداد (۱۸) ہے،جن میں نفس کی کیفیت، صبر، حسد، عدل وظلم کا دوراور مختلف اخلاقی فضائل ورذائل کا ذکر ہے۔

امام حسن عسکریؑ کے اقوال کی تعداد (۲۰) ہے۔جن میں سخاوت وشجاعت کا معیار، اللّٰہ سے مناجات اورامامت کا تعارف ہے۔

امام مہدیؑ کے (۲) اقوال کتاب کی زینت ہیں۔جن میں قرآن کریم کی آیت ﴿فَأخْلَعْ نَعْلَيْکَ﴾ کی تفسیر، اسحاق بن یعقوب کا جواب جس میں ظہور امام، دیگر اموراور زمانہ غیبت کا فلسفہ مذکور ہے۔

ترجمہ نہایت آسان، شگفتہ اور سلیس ہے کوشش یہ کی گئی ہے کہ ترجمہ عبارت سے ہم آہنگ رہے اور معصومین نے جن امور کی وضاحت کرنا چاہی ہے انہیں بے کم وکاست جوں کا توں بیان کر دیا جائے۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنی زندگی کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کے لئے ان اقوال سے رہنمائی حاصل کریں۔ یہ جواہر پارے ہماری پریشانیوں کو دور کرنے، ہمیں اعلیٰ انسانی قدروں سے ہم کنار کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے میں مدومعاون ثابت ہوں گے۔

سید تلمیذ حسنین رضوی

۱۰رجولائی ۲۰۱۰ء

مِن کلام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ (۱) اَلْعِلْمُ وَدِیْعَةُ اللّٰهِ فِیْ أَرْضِهِ وَالْعُلَمَاءُ اُمَناؤُهُ عَلَیْهِ فَمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ أَدّیٰ أَمَانَتَهُ وَمَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِعِلْمِهِ کُتِبَ فِی دِیْوَانِ اللّٰهِ مِنَ الْخَائِنِیْنَ۔[۱]

﴿۲﴾ (۲) اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْهُمْ بِأَخْلاقِکُمْ۔[۲]

﴿۳﴾ (۳) تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهُ مَنْ أَقْبَلَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ بِقَلْبِهٖ جَعَلَ اللّٰهُ قُلُوْبَ الْعِبَادِ مُنْقَادَةً اِلَیْهِ بِالْوُدِّ وَالرَّحْمَةِ وَکَانَ اللّٰهُ اِلَیْهِ بِکُلِّ خَیْرٍ أَسْرَعَ۔[۳]

﴿۴﴾ (۴) لاٰ یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلاَّ الدُّعَاءُ وَلاٰ یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلاَّ الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُجَرُّ الرِّزْقَ بِذَنْبٍ یُصِیْبُهٗ۔[۴]

﴿۵﴾ (۵) حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔[۵]

﴿۶﴾ (۶) اِرْحَمُوْا ثَلاثاً: عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ وَعَالِماً تَتَلاعَبُ بِهِ الْجُهَّالُ۔[۶]

﴿۷﴾ (۷) اَلسَّخِیُّ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ وَاَنَارَفِیْقُهُ وَالْبَخِیْلُ فِی النَّارِ وَاِبْلِیْسُ رَفِیْقُهُ۔[۷]

اقوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ (۱) علم زمین پر اللہ کی امانت ہے اور علماء اس کے امین ہیں، پس جس شخص نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا تو گویا اس نے امانت ادا کردی۔ اور جس شخص نے اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کیا تو دفتر خداوندی میں اس کا نام خیانت کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔

﴿۲﴾ (۲) اگر تم اپنے مال سے لوگوں کی حاجت روائی نہیں کرسکتے تو (کم از کم) اپنے اخلاق سے اس کا مداوا کردو۔

﴿۳﴾ (۳) جس قدر ممکن ہو اپنے آپ کو دنیاوی تفکّرات سے فارغ کردو اس لئے کہ جو بھی قلب سلیم کے ساتھ اللہ کی جانب متوجہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو محبت و رحمت کے ساتھ اس کی طرف جھکا دے گا اور اللہ تعالی اس کے لئے ہر خیر میں جلدی کرے گا۔

﴿۴﴾ (۴) تقدیر کو دعاؤں سے پلٹایا جاسکتا ہے، عمر کو نیکیوں کے ذریعہ بڑھایا جاسکتا ہے، اور رزق سے محرومی کا سبب انسان کے وہ گناہ ہیں جو اس سے سرزد ہوئے ہیں۔

﴿۵﴾ (۵) اللہ (تعالیٰ) سے حسن ظن رکھنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔

﴿۶﴾ (۶) تین طرح کے افراد پر رحم کھاؤ، قوم کا وہ عزت دار جو ذلیل ہوگیا، قوم کا وہ مال دار جو محتاج ہوگیا اور وہ عالم جو جاہلوں کے ہاتھ میں کھلونا بنا ہوا ہے۔

﴿۷﴾ (۷) آنحضرتؐ نے فرمایا: سخی کو قرب خداوندی حاصل ہے اور میں اس کا رفیق ہوں۔ بخیل جہنمی ہے اور شیطان اس کا ساتھی ہے۔

﴿٨﴾ (٨) مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلتَّكَبُّرِ فَمَاتَ مَاتَ جَاهِلاً وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْقَوْلِ دُوْنَ الْعَمَلِ فَمَاتَ مَاتَ مُنَافِقاً وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ فَمَاتَ مَاتَ عَارِفاً.[٨]

﴿٩﴾ (٩) اِنَّ اللّٰهَ اِصْطَفٰی اَرْبَعاً مِنْ اَرْبَعٍ اِصْطَفَی الْاِسْلَامَ مِنَ الْاَدْیَانِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ مِنَ الشُّهُوْرِ وَلَیْلَةَ الْقَدْرِ مِنَ اللَّیَالِی وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْاَیَّامِ.[٩]

﴿١٠﴾ (١٠) اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ.[١٠]

﴿١١﴾ (١١) اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقْلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا.[١١]

﴿١٢﴾ (١٢) قَالَ فِیْ شَانِ عَلِیٍّ اَنَا مَدِیْنَةُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ثُمَّ قَالَ: لَایَعْرِفُ اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ حَقَّ مَعْرِفَتِیْ اِلَّا اللّٰهُ وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُ عَلِیًّا حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَا.[١٢]

﴿١٣﴾ (١٣) اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَاوِی اِلَیْهِ کُلُّ مَظْلُوْمٍ.[١٣]

﴿١٤﴾ (١٤) أَرْبَعَةٌ تَحْتَاجُ اِلٰی أَرْبَعَةٍ: اَلْعِلْمُ اِلَی الْعَمَلِ وَالْحَسَبُ اِلَی الْاَدَبِ وَالْقَرَابَةُ اِلَی الْمَوَدَّةِ وَالْعَقْلُ اِلَی التَّجرِبَةِ.[١٤]

﴿۸﴾ (۸) جس نے علم بڑائی جتلانے کے لئے حاصل کیا اور اسے موت آگئی تو وہ جاہل مرا، اور جس نے علم صرف قول کے لئے حاصل کیا اور اس پر عمل نہیں کیا پھر اس کی موت واقع ہوگئی تو وہ منافق مرا، اور جس نے علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل کیا اور مرگیا تو وہ عارف (بامعرفت) مرا۔

﴿۹﴾ (۹) اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں سے منتخب کیا ہے۔ اسلام کو تمام ادیان میں، ماہ رمضان کو تمام مہینوں میں، شب قدر کو تمام راتوں میں اور جمعہ کو تمام دنوں میں سے منتخب کیا ہے۔

﴿۱۰﴾ (۱۰) حکم خدا کی عظمت کو ملحوظ رکھو اور مخلوق خدا پر شفقت کرو۔

﴿۱۱﴾ (۱۱) میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اہل بیت۔ جب تک تم، ان دونوں سے تمسّک رکھوگے ہرگز گمراہ نہیں ہوؤ گے۔

﴿۱۲﴾ (۱۲) آنحضرت نے حضرت علی کی منزلت بیان کرتے ہوئے فرمایا میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کی حقیقی معرفت سوائے میرے اور علی کے کسی کو حاصل نہیں اور میری حقیقی معرفت کوئی نہیں رکھتا سوائے اللہ اور علی کے۔ اور علی کو صحیح معنی میں کوئی نہیں پہچانتا سوائے اللہ کے اور میرے۔

﴿۱۳﴾ (۱۳) حاکم (بادشاہ) روئے زمین پر اللہ کا سایہ ہے، ہر مظلوم جس کی طرف پناہ لیتا ہے۔

﴿۱۴﴾ (۱۴) چار چیزوں کو چار چیزوں کی ضرورت ہے۔ علم کو عمل کی، حسب کو ادب کی، قرابت کو محبت اور عقل کو تجربہ کی۔

﴿۱۵﴾ (۱۵) لاخَيرَ لَکَ فِیْ صُحْبَةٍ مَنْ لا یَریٰ لَکَ مِثْلَ الَّذِیْ یَریٰ لِنَفْسِهٖ.[۱۵]

﴿۱۷﴾ (۱۶) المُؤمن اِذَا مَاتَ وَتَرَکَ وَرَقَةً وَاحِدَةً عَلَیْهَا عِلْمٌ تَکُوْنُ تِلْکَ الْوَرَقَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ سِتراً فِیْمَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِکُلِّ حَرْفٍ مَکْتُوْبٍ عَلَیْهَا مَدِیْنَةً أَوْسَعَ مِنَ الدُّنْیَا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُؤمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَةً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّانَادَاهُ رَبُّهُ جَلَسْتَ اِلیٰ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الجَنَّةَ مَعَهُ وَلَا اُبَالِی.[۱۶]

﴿۱۷﴾ (۱۷) تَاخِیْرُ التَّوْبَةِ اِغْتِرارٌ وَطُوْلُ التَّسْوِیْفِ حَیْرَةٌ و اَلْاَعْتِلَالُ[۱۷] عَلَی اللّٰهِ هَلَکَةٌ وَالْاِصْرَارُ عَلَی الذَّنْبِ أَمْنٌ وَ﴿لا یَأْمَنُ مَکْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾.[۱۸،۱۹]

﴿۱۵﴾ (۱۵) ایسے شخص کی رفاقت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو اپنے لیے جن باتوں کا خیال رکھتا ہے تمھارے لیے ان باتوں کو ملحوظ نہیں رکھتا۔

﴿۱۶﴾ (۱۶) اگر کوئی مومن مرتے وقت ایسا ورق چھوڑ جائے جس میں علم کی باتیں لکھی جائی ہوں تو وہ ورق روز قیامت اس مومن اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا اور اس ورق کی تحریر کے ہر حرف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس مومن کو ایسا شہر عطا کرے گا جو دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

اگر کوئی بندۂ مومن عالم کے پاس ایک ساعت بیٹھتا ہے تو اس کا پروردگار اسے آواز دیتا ہے، تم میرے دوست کے ہم نشین تھے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمھیں جنت میں بھی اس کی ہم نشینی عطا کروں گا اور مجھے کسی کی پروا نہیں ہے۔

﴿۱۷﴾ (۱۷) توبہ کرنے میں تاخیر سے کام لینا خود فریبی ہے اور اس میں ٹال مٹول کرنا باعث حیرت ہے اللہ کے مقابل میں بہانہ بازی موجب ہلاکت ہے اور گناہ پر اصرار کرنا گویا کہ خود کو محفوظ تصور کرنا ہے۔ اللہ کی تدبیر سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

مِنْ کَلَامِ الْاِمَامِ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِبؑ

﴿۱۸﴾ (۱) اَلْعَفْوُ عَنِ الْمُقِرِّ لَا عَنِ الْمُصِرِّ۔ [۲۰]

﴿۱۹﴾ (۲) لَا یَکُوْنَنَّ اَخُوْکَ عَلیٰ قَطِیْعَتِکَ اَقْویٰ مِنکَ عَلٰی صِلَتِہِ وَلَا یَکُوْنَنِّ عَلَی الْاِسَاءَۃِ مِنکَ عَلَی الْاِحْسَانِ۔ [۲۱]

﴿۲۰﴾ (۳) مَا اَقْبَحَ الْخُشُوْعَ عِنْدَ الْحَاجَۃِ وَالْجَفَاءَ عِنْدَ الْغِنٰی۔ [۲۲]

﴿۲۱﴾ (۴) قَطِیْعَۃُ الْجَاھِلِ تَعْدِلُ صِلَۃَ الْعَاقِلِ۔ [۲۳]

﴿۲۲﴾ (۵) بَلَاءُ الْاِنْسَانِ مِنَ اللِّسَانِ۔ [۲۴]

﴿۲۳﴾ (۶) اَللِّسَانُ سَبُعٌ اِنْ خُلِّیَ عَنْہُ عَقَرَ الْعَافِیَۃَ۔ [۲۵]

﴿۲۴﴾ (۷) اِتَّقُوْا مَنْ تُبْغِضُہُ قُلُوْبُکُمْ۔ [۲۶]

﴿۲۵﴾ (۸) اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ تِسْعَۃٌ مِنْھَا فِی الصَّمْتِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ وَوَاحِدٌ فِیْ تَرْکِ مُجَالَسَۃِ السُّفَھَاءِ۔ [۲۷]

اقوال امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام

﴿۱۸﴾ (۱) عفو و بخشش اس کے لیے ہے جو گناہوں کا اعتراف کرے، اس کے لیے نہیں ہے جو گناہوں پر ڈٹا رہے۔

﴿۱۹﴾ (۲) تمھارے بھائی کو صلہ رحمی کے مقابلے میں تم سے قطعِ تعلق پر زیادہ طاقتور نہیں ہونا چاہیے اور نہ تمھارے احسان کے مقابلے میں تم سے برائی کرنے پر اسے زیادہ قدرت ہونی چاہیے۔

﴿۲۰﴾ (۳) ضرورت کے وقت عاجزی اور بے نیازی کے موقع پر جفا (زیادتی) بہت بری چیز ہے۔

﴿۲۱﴾ (۴) جاہل سے قطع تعلق کرنا ایسا ہی ہے جیسے عاقل سے رشتہ ناطہ جوڑنا۔

﴿۲۲﴾ (۵) انسان پر اکثر مصیبتیں صرف زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔

﴿۲۳﴾ (۶) زبان ایک درندہ ہے اگر اسے کھلا چھوڑ دو گے تو وہ امن کو برباد کر دے گی۔

﴿۲۴﴾ (۷) تمھارا دل جس بات کو ناپسند کرتا ہے اس سے بچتے رہو۔

﴿۲۵﴾ (۸) عافیت کے دس حصے ہیں، ان میں نو (۹) کا تعلق خاموشی سے ہے سوائے ذکر خداوندی کے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ احمقوں کی صحبت اختیار نہ کرو۔

﴿۲٦﴾ (۹) وَقِيلَ لَهُ: مَا الْإِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ؟ فَقَالَ: أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاِجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَالْإِشْتِمَالُ عَلَى الْمَكَارِمِ ثُمَّ لَا يُبَالِيْ أَوَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ اَوْ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ لَا يُبَالِي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ اَوَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ اَوْ وَقَعَ الْمَوْتُ عَلَيْهِ. [۲۸]

﴿۲۷﴾ (۱۰) الْعَاقِلُ مَنْ رَفَضَ الْبَاطِلَ. [۲۹]

﴿۲۸﴾ (۱۱) الشَّرِيْفُ مَنْ اَنْصَفَ الضَّعِيْفَ وَالسَّعِيْدُ مَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ. [۳۰]

﴿۲۹﴾ (۱۲) الْغُمْرُ [۳۱] مَنْ وَثِقَ بِالْعُمْرِ. [۳۲]

﴿۳۰﴾ (۱۳) السَّخَاءُ تَرْکُ التَّمَنّی عِنْدَ الْعَطاءِ. [۳۳]

﴿۳۱﴾ (۱۴) عِمَادُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ وَفَسَادُهُ الطَّمَعُ. [۳٤]

﴿۳۲﴾ (۱۵) بَرَکَةُ الْمَالِ فِيْ اَدَاءِ الزَّکَاةِ. [۳٥]

﴿۳۳﴾ (۱٦) ثَبَاتُ الْمُلْکِ بِالْعَدْلِ. [۳٦]

﴿۳٤﴾ (۱۷) ثَوابُ الآخِرَةِ خَيْرٌ مِنْ نَعِيْمِ الدُّنْيَا. [۳۷]

﴿۳٥﴾ (۱۸) مَجْلِسُ الْعِلْمِ رَوْضَةُ الجَنَّةِ. [۳۸]

﴿۳٦﴾ (۱۹) مَجْلِسُ الْكِرامِ حُصُوْنَ الْكَلَامِ. [۳۹]

﴿۲۶﴾ (۹) امیر المومنینؑ سے دریافت کیا گیا کہ موت کے لیے تیار ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: واجبات کو ادا کرنا، محرمات سے بچنا، سخاوت وفیاضی کو اپنانا، اس کے بعد اس بات کی کوئی پروا نہ کرے کہ وہ موت تک پہنچ گیا ہے یا موت اس پر واقع ہوگئی ہے۔ خدا کی قسم فرزند ابو طالب کو اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ وہ موت تک پہنچ جائے یا موت اس تک رسائی حاصل کر لے۔

﴿۲۷﴾ (۱۰) عاقل وہ ہے جو باطل کو ترک کردے۔

﴿۲۸﴾ (۱۱) شریف وہ ہے جو کمزوروں سے انصاف کرے اور سعید وہ ہے جو عذاب کے ڈراوے سے ہمیشہ خائف رہے۔

﴿۲۹﴾ (۱۲) جو ناپائدار زندگی پر بھروسا کرے وہ ناتجربہ کار ہے۔

﴿۳۰﴾ (۱۳) اصل سخاوت یہ ہے جود وعطا کے وقت کسی قسم کی تمنا نہ رکھے۔

﴿۳۱﴾ (۱۴) پارسائی دین کا ستون ہے اور حرص وہوس میں دین کی تباہی ہے۔

﴿۳۲﴾ (۱۵) زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

﴿۳۳﴾ (۱۶) حکومت کا استحکام عدل پر مبنی ہوتا ہے۔

﴿۳۴﴾ (۱۷) آخرت کا ثواب دنیا کی نعمت سے بہتر ہے۔

﴿۳۵﴾ (۱۸) علمی نشست گویا باغِ بہشت ہے۔

﴿۳۶﴾ (۱۹) شرفاء کی بزم کلام کا مضبوط قلعہ ہوتی ہے (یعنی اس بزم کی کوئی بات عام نہیں ہوتی اور اِس کا کوئی راز فاش نہیں ہوتا)

مِن کلام الامام الزکی الحسن بن علی علیہ السلام

﴿۳۷﴾ (۱) اَلْمَعْرُوْفُ مَا لَمْ یَتَقَدَّمْهُ مَطْلٌ وَلَمْ یَتْبَعْهُ مَنٌّ.[۴۰]

﴿۳۸﴾ (۲) اَلْبُخْلُ أنْ یَرَی الرَّجُلُ مَا اَنْفَقَهُ تَلَفًا وَمَا أَمْسَکَهُ شَرَفًا.[۴۱]

﴿۳۹﴾ (۳) مَنْ عَدَّدَ نِعَمَهُ مَحَقَ کَرَمَهُ.[۴۲]

﴿۴۰﴾ (۴) اَلْاِنْجَازُ دَوَاءُ الْکَرَمِ.[۴۳]

﴿۴۱﴾ (۵) لَا تُعَاجِلِ الذَّنْبَ بِالْعُقُوْبَةِ وَاجْعَلْ بَیْنَهُمَا لِلْاِعْتِذَارِ طَرِیْقًا.[۴۴]

﴿۴۲﴾ (۶) اَلتَّفَکُّرُ حَیَاةُ قَلْبِ الْبَصِیْرِ.[۴۵]

﴿۴۳﴾ (۷) اِذَا سَمِعْتَ اَحَدًا یَتَنَاوَلُ اَعْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَا یَعْرِفَکَ فَاِنَّ اَشْقَی الْاَعْرَاضِ بِهِ مَعَارِفُهُ.[۴۶]

﴿۴۴﴾ (۸) اَوْسَعُ مَا یَکُوْنُ الْکَرِیْمُ بِالْمَغْفِرَةِ اِذَا ضَاقَتْ بِالْمُذْنِبِ الْمَعْذِرَةُ.[۴۷]

اقوال امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

﴿۳۷﴾ (۱) احسان وہ ہے جس سے پہلے ٹال مٹول نہ ہو اور جس کے بعد اسے جتلایا نہ جائے۔

﴿۳۸﴾ (۲) کنجوسی کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے خرچ کیے ہوئے مال کو سمجھے کہ وہ ضائع ہو گیا اور جو مال بچالیا ہے اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھے۔

﴿۳۹﴾ (۳) جس نے اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا شروع کر دیا تو گویا کہ اس نے اللہ کے کرم کو مٹا دیا۔

﴿۴۰﴾ (۴) وعدہ وفا کرنا فضل و کرم کی دَوا ہے۔

﴿۴۱﴾ (۵) گناہ کے مواخذے میں جلد بازی سے کام نہ لو بلکہ ان کے درمیان معذرت طلب کرنے کے لیے راستہ کھلا رکھو۔

﴿۴۲﴾ (۶) غور وفکر کرنا قلب بصیر کے لیے سرمایۂ حیات ہے۔

﴿۴۳﴾ (۷) جب کسی شخص کے بارے میں یہ سنو کہ وہ لوگوں کی عزت و آبرو کے درپے ہے تو کوشش کرو کہ اس سے تمھاری شناسائی نہ ہونے پائے اس لیے کہ اس کے نزدیک بدبخت ترین شخص وہ ہوگا جس سے اس کی شناسائی ہو۔

﴿۴۴﴾ (۸) صاحب کرم (سخی) کے لیے اس وقت مغفرت کا وسیع موقع فراہم ہوتا ہے جب گناہ گار کے لیے معذرت کی راہ مسدود ہو جاتی ہے۔

مِن کلام الامام زین العابدین علیہ السلام

﴿٥٠﴾ (١) خَفِ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَقُدْرَتِهِ عَلَیْکَ وَاسْتَحْيِ مِنْهُ لِقُرْبِهِ مِنْکَ.[٥٤]

﴿٥١﴾ (٢) لَا تُعَادِیَنَّ اَحَدًا وَاِنْ ظَنَنْتَ اِنَّهُ لَا یَضُرُّکَ وَلَا تَزْهَدَنَّ فِی صَدَاقَةِ اَحَدٍ وَاِنْ ظَنَنْتَ اِنَّهُ لَا یَنْفَعُکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِی مَتیٰ تَرْجُو صَدِیْقَکَ وَلَا تَدْرِی مَتیٰ تَخَافُ عَدُوَّکَ وَلَا یَعْتَذِرُ اِلَیْکَ اَحَدٌ اِلَّا قَبِلْتَ عُذْرَهُ وَاِنْ عَلِمْتَ اِنَّهُ کَاذِبٌ وَلِیَقِلَّ عَیْبُ[٥٥] النَّاسِ عَلیٰ لِسَانِکَ.[٥٦]

﴿٥٢﴾ (٣) مَنْ رَمَی النَّاسَ بِمَا فِیْهِمْ رَمَوْهُ بِمَا لَیْسَ فِیْهِ.[٥٧]

﴿٥٣﴾ (٤) مَنْ عَتَبَ عَلَی الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ.[٥٨]

﴿٥٤﴾ (٥) کَثْرَةُ النُّصْحِ تَدْعُو اِلَی التُّهْمَةِ.[٥٩]

﴿٥٥﴾ (٦) مَا اسْتَغْنیٰ اَحَدٌ بِاللّٰهِ اِلَّا افْتَقَرَ النَّاسُ اِلَیْهِ.[٦٠]

اقوال امام حسین علیہ السلام

﴿۴۵﴾ (۱) ضرورتمندوں کا تمھاری طرف رجوع کرنا اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہے جن سے اس نے تمھیں نوازا ہے۔ تم ان نعمتوں سے اکتا نہ جانا ورنہ ان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

﴿۴۶﴾ (۲) سخی ترین شخص وہ ہے جس کی جود وسخا ایسے شخص کے لیے ہو جس سے اس کو کوئی امید نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کو معاف کرنے والا وہ شخص ہے جو قدرت رکھنے کے باوجود عفوودرگزر سے کام لے۔ اور افضل ترین انسان وہ ہے جو ناطہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑ لے۔

﴿۴۷﴾ (۳) اے اللہ! مجھ کو نوازشات کے ذریعہ آزمائش میں نہ ڈال اور رنج وغم میں مبتلا کر کے مجھے سزا نہ دے۔

﴿۴۸﴾ (۴) جس نے تمھاری بخشش کو قبول کر لیا تو گویا اس نے جود وکرم میں تمھاری اعانت کی۔

﴿۴۹﴾ (۵) تمھارا مال اگر تمھارے لیے نہیں ہے تو تم اس کے لیے ہو تم اسے ذخیرہ نہ کرو اس لیے کہ وہ تمھارے پاس باقی رہنے والا نہیں ہے۔ اور تم اسے کھا جاؤ قبل اس کے کہ وہ تمھیں ہڑپ کر جائے (یعنی مال ودولت خرچ کر کے اور سخاوت کے ذریعہ دنیا وآخرت دونوں کی بھلائی حاصل کرو)

مِن کلام الامام زین العابدین علیہ السلام

﴿۵۰﴾ (۱) خَفِ اللّٰہَ تَعَالیٰ لِقُدرَتِہٖ عَلَیکَ وَاستَحیِ مِنہُ لِقُربِہٖ مِنکَ.[۵۴]

﴿۵۱﴾ (۲) لَا تُعَادِیَنَّ اَحَدًا وَاِن ظَنَنتَ اَنَّہُ لَا یَضُرُّکَ وَلَا تَزہَدَنَّ فِی صَدَاقَۃِ اَحَدٍ وَاِن ظَنَنتَ اَنَّہُ لَا یَنفَعُکَ فَاِنَّکَ لَا تَدرِی مَتیٰ تَرجُو صَدِیقَکَ وَلَا تَدرِی مَتیٰ تَخَافُ عَدُوَّکَ وَلَا یَعتَذِرُ اِلَیکَ اَحَدٌ اِلَّا قَبِلتَ عُذرَہُ وَاِن عَلِمتَ اَنَّہُ کَاذِبٌ وَلِیَقِلَّ عَیبُ[۵۵] النَّاسِ عَلیٰ لِسَانِکَ.[۵۶]

﴿۵۲﴾ (۳) مَن رَمَی النَّاسَ بِمَا فِیہِم رَمَوہُ بِمَا لَیسَ فِیہِ.[۵۷]

﴿۵۳﴾ (۴) مَن عَتَبَ عَلَی الزَّمَانِ طَالَت مَعتَبَتُہُ.[۵۸]

﴿۵۴﴾ (۵) کَثرَۃُ النُّصحِ تَدعُو اِلَی التُّہمَۃِ.[۵۹]

﴿۵۵﴾ (۶) مَا استَغنیٰ اَحَدٌ بِاللّٰہِ اِلَّا افتَقَرَ النَّاسُ اِلَیہِ.[۶۰]

اقوال امام زین العابدین علیہ السلام

﴿۵۰﴾ (۱) اللہ سے ڈرو اس لیے کہ وہ تم پر قدرت رکھتا ہے اور اس سے حیا کرو اس لیے کہ وہ تم سے قربت رکھتا ہے۔

﴿۵۱﴾ (۲) اس علم کے باوجود کہ اس کی دشمنی تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گی تم کسی کو بھی اپنا دشمن نہ بناؤ۔ اور کسی کی دوستی سے یہ جانتے ہوئے بھی کنارہ کشی نہ کرو کہ اس کی دوستی سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس لیے کہ تم یہ نہیں جانتے کہ کب تمھیں اپنے دوست کی ضرورت پڑ جائے اور تمھیں یہ بھی پتا نہیں کہ کب دشمن کا خوف تمھیں لاحق ہو جائے۔ تم اگر کوئی معذرت پیش کرے تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ جھوٹا ہے تم اس کی معذرت قبول کر لو اور لوگوں کے عیوب اپنی زبان پر نہ لاؤ۔

﴿۵۲﴾ (۳) جو بھی لوگوں میں پائی جانے والی برائیوں کے بارے میں انھیں مورد الزام ٹھہرائے گا تو اس کے جواب میں وہ بھی اس پر ایسی برائیوں کی تہمت لگا دیں گے جو اس میں نہیں پائی جاتیں۔

﴿۵۳﴾ (۴) جو زمانے کو مورد الزام ٹھہرائے تو اس کی سرزنش بہت طویل ہو جائے گی۔

﴿۵۴﴾ (۵) بہت زیادہ نصیحت کرنا تہمت کا سبب بنتا ہے۔

﴿۵۵﴾ (۶) کوئی بھی اللہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا بلکہ ہر فرد اللہ کی محتاج ہے۔

﴿٥٦﴾ (٧) مَنِ أَنَّهُ اِتَّكَلَ عَلىٰ حُسْنِ اخْتِيَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَهُ لَمْ يَتَمَنَّ أَنَّهُ فِيْ غَيْرِ الْحَالِ الَّتِيْ اِخْتَارَهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ لَهُ.[٦١]

﴿٥٧﴾ (٨) اِنَّ الْكَرِيْمَ يَبْتَهِجُ بِفَضْلِهٖ وَالْلَئِيْمُ يَفْتَخِرُ بِمُلْكِهٖ.[٦٢]

﴿٥٨﴾ (٩) عَلامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ: اَلْوَرَعُ فِيْ الْخَلْوَةِ وَالصَّدَقَةُ فِيْ الْقَلَّةِ وَالصَّبْرُعِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَالْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ.[٦٣]

﴿۵۶﴾ (۷) جو اپنے لیے اللہ کے بہترین انتخاب پر توکل کرتا ہے تو پھر وہ کسی ایسی حالت کی تمنا نہیں کرتا جو اللہ کی پسند کردہ حالت سے مختلف ہو۔

﴿۵۷﴾ (۸) کریم (سخی) اپنی سخاوت پر فخر کرتا ہے اور لئیم (بخیل) اپنی دولت پر اکڑتا ہے۔

﴿۵۸﴾ (۹) مومن کی پانچ نشانیاں ہیں: ۱۔ تنہائی میں پارسائی، ۲۔ مال کی کمی کے باوجود صدقہ، ۳۔ مصیبت کے وقت صبر، ۴۔ غضب کے وقت بردباری، ۵۔ خوف کے ہنگام سچائی۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ عليه السلام

﴿٥٩﴾ (١) اِنَّ اللّٰهَ خَبَّأَ ثَلاثَةً فِي ثَلاثَةٍ: خَبَّأَ رِضَاهُ فِي طَاعَتِهٖ فَلا تُحَقِّرَنَّ مِنَ الطَّاعَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ رِضَاهُ فِيهِ وَخَبَّأَ سَخَطَهُ فِي مَعْصِيَتِهٖ فَلا تُحَقِّرَنَّ [٦٤] مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ سَخَطَهُ فِيهِ وَخَبَّأَ اَوْلِيَاءَهُ فِي خَلْقِهٖ فَلا تُحَقِّرَنَّ اَحَدًا فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ. [٦٥]

﴿٦٠﴾ (٢) صَلاحُ شَأنِ التَّعَايُشِ وَالتَّعَاشُرِ [٦٦] مِثْلُ مِكْيَالٍ ثُلُثَاهُ فِطَنٌ وَثُلُثُهُ تَغَافُلٌ. [٦٧]

﴿٦١﴾ (٣) اَلْغَلَبَةُ بِالْخَيْرِ فَضِيلَةٌ وَبِالشَّرِّ جَهْلٌ. [٦٨]

﴿٦٢﴾ (٤) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ: مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ قَدْرًا؟ فَقَالَ: مَنْ لا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهٖ قَدْرًا. [٦٩]

﴿٦٣﴾ (٥) يَأْخُذُ الْمَظْلُومُ مِنْ دِيْنِ الظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ دُنْيَا الْمَظْلُومِ. [٧٠]

اقوال امام محمد باقر علیہ السلام

﴿۵۹﴾ (۱) اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے۔ اپنی رضا مندی کو اپنی اطاعت میں لہٰذا اطاعت کرتے وقت کسی شے کو کمتر نہ جانو ہوسکتا ہے اس میں اس کی رضا مندی ہے اور اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں لہٰذا کسی معصیت کو معمولی نہ سمجھنا ہوسکتا ہے کہ اسی میں اس کی ناراضگی پنہاں ہو اور اپنے دوستوں کو اپنی مخلوقات میں خبردار کسی کو حقیر نہ سمجھنا ہوسکتا ہے کہ وہی اس کا دوست ہو۔

﴿۶۰﴾ (۲) محبت کے ساتھ رہنا اور مل جل کر اچھی زندگی گزارنا ایک پیمانہ کی مانند ہے جس میں سے دو تہائی کا تعلق ہوش مندی سے اور ایک تہائی دوسروں کی غلطیوں کو نظرانداز کردینے سے ہے۔

﴿۶۱﴾ (۳) خیر کے ذریعہ غلبہ پانا فضیلت اور شر کے ذریعہ سے غالب آجانا جہالت ہے

﴿۶۲﴾ (۴) امام علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ قدر و قیمت کے اعتبار کون سب سے زیادہ عظمت والا ہے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا جس کی نگاہوں میں دنیا کی کوئی وقعت نہ ہو۔

﴿۶۳﴾ (۵) مظلوم، ظالم کے دین میں سے اس سے کہیں زیادہ وصول کر لیتا ہے ظالم جسے مظلوم کی دنیا سے حاصل کرتا ہے۔

﴿٦٤﴾ (٦) قَالَ لَهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ إِنَّ قَوْمًا إِذَا ذَكَرُوا شَيْئًا مِنَ الْقُرآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتّىٰ يُرىٰ أَنَّهُ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَالِكَ؟! فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ ذَالِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا بِهٰذَا أُمِرُوا وَإِنَّمَا هُوَ اللِّيْنُ وَالرِّقَّةُ وَالدَّمْعَةُ وَ الْوَجَلُ.[٧١]

﴿٦٥﴾ (٧) مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهٖ خَفَّ مِيزَانُهُ.[٧٢]

﴿٦٤﴾ (۶) جابر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک گروہ ایسا ہے کہ جب وہ آیات قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا ان کے سامنے قرآن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی چیخ مار کر مدہوش ہو جاتا ہے کہ اگر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں تو اسے پتا تک نہ چلے تو امام علیہ السلام نے فرمایا یہ سب شیطنت ہے انھیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ قرآن کی تلاوت کے وقت نرم مزاجی، نرم دلی، اشک ریزی اور خوف خداوندی ہونا چاہیے۔

﴿٦٥﴾ (۷) اگر کسی کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ وزنی ہوگا تو قیامت کے دن اس کا میزان ہلکا ہوگا۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ علیہ السلام

﴿٦٦﴾ (١) أَعْرِبُوا كَلَامَنَا فَإِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ.[٧٣]

﴿٦٧﴾ (٢) مَنْ كَانَ الْحَزْمُ حَارِسَهُ وَالصِّدْقُ حِلْيَتَهُ عَظُمَتْ بَهْجَتُهُ وَتَمَّتْ مُرُوَّتُهُ وَمَنْ كَانَ الْهَوىٰ مَالِكَهُ وَالْعَجْزُ رَاحَتَهُ عَاقَاهُ عَنِ السَّلَامَةِ وَأَسْلَمَاهُ إِلىٰ الْهَلَكَةِ.[٧٤]

﴿٦٨﴾ (٣) جَاهِلٌ سَخِيٌّ أَفْضَلُ مِنْ نَاسِكٍ بَخِيلٍ.[٧٥]

﴿٦٩﴾ (٤) اَلتَّوَاضُعُ اَنْ تَرْضىٰ مِنَ الْمَجْلِسِ بِدُوْنِ شَرَفِکَ وَاَنْ تُسَلِّمَ عَلىٰ مَنْ لَقِيْتَ وَاَنْ تَتْرُکَ الْمِراءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا وَرَاسُ الْخَيْرِ التَّوَاضُعُ.[٧٦]

﴿٧٠﴾ (٥) اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ بِمَا اَنْتَ لَهُ اَهْلٌ مِنَ الْعَفْوِ اَوْلىٰ مِنِّى بِمَا اَنَا لَهُ اَهْلٌ مِنَ الْعُقُوبَةِ.[٧٧]

﴿٧١﴾ (٦) كِتَابُ اللّٰهِ عَلىٰ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ عَلَى الْعِبَارَةِ وَالْإِشَارَةِ وَاللَّطَائِفِ وَالْحَقَائِقِ فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِ وَالْإِشَارَةُ لِلْخَوَاصِّ وَاللَّطَائِفُ لِلْاَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْاَنْبِيَاءِ.[٧٨]

﴿٧٢﴾ (٧) مَنْ سَأَلَ[٧٩] فَوْقَ قَدْرِهِ اِسْتَحَقَّ الْحِرْمَانَ.[٨٠]

اقوال امام جعفر صادق علیہ السلام

﴿٦٦﴾ (١) ہمارے کلام کو واضح طور سے بیان کرو اس لیے کہ ہمارا تعلق عرب کے فصیح ترین لوگوں میں سے ہے۔

﴿٦٧﴾ (٢) دور اندیشی جس کی نگہبان، صداقت جس کا زیور ہو تو اس کی خوشی عظیم اور اس کی مروت مکمل ہو جائے گی اور ہوس جس کا آقا اور ناتوانی جس کی راحت ہو تو یہ باتیں اسے سلامتی سے دور رکھیں گی اور بالآخر اسے ہلاکت کے سپرد کر دیں گی۔

﴿٦٨﴾ (٣) ایسا جاہل جو سخی ہو کنجوس عبادت گزار سے بہتر ہے۔

﴿٦٩﴾ (٤) انکساری کی بات یہ ہے کہ کسی بزم میں بیٹھتے وقت اپنے رتبہ سے کم درجہ نشست پر راضی ہو جاؤ اور جب تمھاری کسی سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کرو اگر تم حق پر بھی ہو تو جھگڑنے سے گریز کرو (یاد رکھو) کہ انکساری اور خاکساری تمام نیکیوں کی سرخیل ہے۔

﴿٧٠﴾ (٥) خدایا! میں جس سزا کا مستحق ہوں تو اس سے کہیں زیادہ مجھ پر عفو و درگذر کا اہل ہے۔

﴿٧١﴾ (٦) کتاب خدا چار چیزوں پر مشتمل ہے عبارت، اشارت، لطیف باتیں اور حقائق، عبارت عوام کے لیے، اشارت خواص کے لیے، لطائف اولیاء کے لیے اور حقائق انبیاء کے لیے ہیں۔

﴿٧٢﴾ (٧) جو اپنی بساط سے بڑھ کر طلب کرے گا وہ محرومی کا حق دار ہوگا۔

﴿۷۳﴾ (۸) اَلعِزُّ أَنْ تَذِلَّ لِلْحَقِّ إِذَا لَزِمَکَ. [۸۱]

﴿۷۴﴾ (۹) مَنْ اَکْرَمَکَ فَأَکْرِمْهُ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِکَ فَأَکْرِمْ نَفْسَکَ عَنْهُ. [۸۲]

﴿۷۵﴾ (۱۰) مِنْ اَخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْاِجَابَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةُ قَبْلَ أَنْ يَفْهَمَ وَالْحُكْمُ بِمَالَا يَعْلَمُ. [۸۳]

﴿۷۶﴾ (۱۱) أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَأَنْقَصُ النَّاسِ عَقْلًا مَنْ ظَلَمَ دُونَهُ وَلَمْ يَصْفَحْ عَمَّنْ اِعْتَذَرَ اِلَيْهِ. [۸۴]

﴿۷۷﴾ (۱۲) حِشْمَةُ الْاِنْقِبَاضِ أَبْقَىٰ لِلعِزِّ مِنْ أُنسِ التَّلَاقِيْ. [۸۵]

﴿۷۸﴾ (۱۳) الهَوىٰ يَقْظَانُ وَالْعَقْلُ نَائِمٌ. [۸۶]

﴿۷۹﴾ (۱۴) لَا تَكُونَنَّ أَوَّلَ مُشِيرٍ وَاِيَّاکَ وَالرَّأْیَ الْفَطِيرَ وَتَجَنَّبْ اِرْتِجَالَ الْكَلَامِ وَلَا تُشِرْ عَلىٰ مُسْتَبِدٍّ بِرَأْيِهٖ وَلَا عَلىٰ وَغْدٍ لَا عَلىٰ مُتَلَوِّنٍ وَلَا عَلىٰ لَجُوجٍ وَخَفِ اللّٰهَ فِی مُوَافَقَةِ هَوَی الْمُسْتَشِيرِ فَاِنَّ اِلتِمَاسَ مُوَافَقَتِهٖ لُؤْمٌ وَسُوْءَ الْاِسْمَاعِ مِنْهُ خِيَانَةٌ. [۸۷]

﴿۸۰﴾ (۱۵) اِنَّ الْقَلْبَ يَحْيیٰ وَيَمُوتُ [۸۸] فَاِذَا حَیَّ فَاَدِّبْهُ بِالتَّطَوُّعِ وَاِذَا مَاتَ فَقَصِّرْهُ عَلَى الْفَرَائِضِ. [۸۹]

﴿۷۳﴾ (۸) عزت اسی میں ہے کہ اگر تمھارے ذمے کسی کا حق ہو تو اس کے سامنے سر جھکا دو۔

﴿۷٤﴾ (۹) جو تمھاری عزت کرے تم اس کی تکریم کرو اور جو تمھیں کمتر سمجھے تو اس کے مقابلہ میں تم اپنی بڑائی کو قائم رکھو۔

﴿۷٥﴾ (۱۰) سننے سے پہلے جواب دینا، بات سمجھے بغیر جھگڑا کرنا اور جس بات کا علم نہیں اس کے بارے میں حکم دینا نادانوں کا شیوہ ہے۔

﴿۷٦﴾ (۱۱) انسانوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو بدلہ لینے کی قدرت رکھتے ہوئے عفو و درگذر کام لے اور تمام انسانوں میں سب سے کم عقل وہ ہے جو اپنے زیردستوں پر ظلم ڈھائے اور معذرت چاہنے والوں کو معاف نہ کرے۔

﴿۷۷﴾ (۱۲) میل جول کے انس سے آبرومندانہ کنارہ کشی عزت کی زیادہ محافظ ہے۔

﴿۷۸﴾ (۱۳) خواہش بیدار ہے اور عقل محوِ خواب ہے۔

﴿۷۹﴾ (۱٤) مشورہ دینے میں پہل نہ کرو اور خبردار بے سوچے سمجھے کسی معاملہ میں رائے نہ دو اور فی البدایہ بات کہنے سے اجتناب کرو۔ ایسے شخص کو مشورہ نہ دو جو مطلق العنان ہو، بے عقل ہو، متلون مزاج اور شیخی بگھارنے والا ہو۔ مشورہ لینے والے کی ہاں میں ہاں ملانے سے اللّٰہ سے ڈرتے رہو اس لیے کہ اس کی موافقت کی خواہش قابل ملامت ہے اور اسے بری خبر دینا خیانت ہے۔

﴿۸۰﴾ (۱٥) یقیناً دل زندہ بھی ہوتا ہے اور مر بھی جاتا ہے، جب دل زندہ ہو تو اسے مستحبات کا عادی اور جب مر جائے تو صرف واجبات پر اکتفا کرو۔

﴿٨١﴾ (١٦) يُهلِكُ اللّٰهُ ستًا بِستٍّ: الْاُمَرَاءَ بِالْجَوْرِ وَالْعَرَبَ بِالْعَصَبِيَّةِ وَالدَّهَاقِيْنَ بِالْكِبْرِ وَالتُّجَّارَ بِالْخِيَانَةِ وَأَهْلَ الرَّسَاتِيْقِ بِالْجَهَالَةِ وَالْفُقَهَاءَ بِالْحَسَدِ. [٩٠]

﴿٨٢﴾ (١٧) مَنْ لَمْ يُوَاخِ اِلَّا مَنْ لاٰ عَيْبَ فِيْهِ قَلَّ صَدِيْقُهُ وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنْ صَدِيْقِهٖ اِلَّا الْاِيْثَارَ عَلٰى نَفْسِهٖ دَامَ سَخَطُهٗ وَمَنْ عَاتَبَ عَلٰى كُلِّ ذَنْبٍ كَثُرَ تَعَتُّبُهٗ. [٩١]

﴿٨٣﴾ (١٨) مُرُوَّةُ الرَّجُلِ فِيْ نَفْسِهٖ نَسَبٌ لِعَقِبِهٖ وَقَبِيْلَتِهٖ. [٩٢]

﴿٨٤﴾ (١٩) قِيْلَ فِيْ مَجْلِسِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَاوِرْ مَلِكًا اَوْبَحْرًا فَقَالَ هٰذَا كَلَامٌ مُحَالٌ وَالصَّوابُ لاٰ تُجَاوِرْ مَلِكًا وَلاٰ بَحْرًا لِاَنَّ الْمَلِكَ يُؤْذِيْكَ وَالْبَحْرَ لاٰ يُرْوِيْكَ. [٩٣]

﴿٨٥﴾ (٢٠) قَالَ فِيْ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللّٰهُ الْخَلاَئِقَ سَاَلَهُمْ عَمَّا عَهِدَ اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ عَمَّا قَضٰى عَلَيْهِمْ. [٩٤]

﴿٨٦﴾ (٢١) مَنْ أَمَّلَ رَجُلاً هَابَهٗ وَمَنْ قَصَرَ عَنْ شَیْءٍ عَابَهٗ. [٩٥]

﴿٨٧﴾ (٢٢) مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رَجُلٍ سَلَفَتْ مِنِّی اِلَیْهِ یَدٌ أَتْبَعْتُهَا أُخْتَهَا وَأَحْسَنْتُ رَبَّهَا لِاَنِّی رَأَیْتُ مَنْعَ الْاَوَاخِرِ یَقْطَعُ شُکْرَ الْاَوَائِلِ. [٩٦]

﴿۸۱﴾ (۱۶) اللہ چھ طرح کے افراد کو چھ چیزوں سے ہلاک کرڈالتا ہے، حاکموں کو ظلم سے، عربوں کو تعصب سے، رؤسا کو تکبر سے، تجّار کو خیانت سے، دیہاتیوں کو جہالت سے اور فقہاء کو حسد سے۔

﴿۸۲﴾ (۱۷) جو صرف بے عیب سے رشتۂ اخوت قائم کرنا چاہے گا تو اس کے دوست بہت کم ہوں گے اور جو اپنے دوست سے سوائے ایثار کے اور کسی بات پر راضی نہیں ہوگا تو وہ ہمیشہ ناخوش رہے گا اور جو ہر برائی پر سرزنش کرے گا تو اسے بہت زیادہ سرزنش کرنا پڑے گی۔

﴿۸۳﴾ (۱۸) انسان کی اپنی ذاتی شرافت اس کی نسل اور اس کے خاندان کے لیے باعث شرف ہوتی ہے۔

﴿۸۴﴾ (۱۹) امام علیہ السلام کی موجودگی میں یہ کہا گیا کہ یا تو بادشاہ کے رفیق بن کر رہو یا سمندر کے ہمراہی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال بات ہے درست یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اس لیے کہ بادشاہ تمھیں آزار پہنچائے گا اور سمندر تمھیں پیاسا رکھے گا۔

﴿۸۵﴾ (۲۰) قضاوقدر کے بارے میں فرمایا: جب قیامت آئے گی اور اللہ تمام مخلوقات کو جمع کرے تو اور جو کچھ ان پر گزر چکا ہے اللہ اس بارے میں ان سے کوئی سوال نہیں کرے گا، اللہ نے ان سے جو عہد و پیمان لیا تھا اس کے بارے میں سوال کرے گا۔

﴿۸۶﴾ (۲۱) جس کو کسی سے توقع ہوتی ہے تو وہ اس کی تکریم کرتا ہے اور جو شخص کسی شے سے محروم رہتا ہے تو وہ اس شے کو معیوب سمجھتا ہے۔

﴿۸۷﴾ (۲۲) میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی اور بات نہیں ہے کہ اگر میں نے کسی پر پہلے کوئی احسان کیا ہے تو اسے جاری وساری رکھوں اور اس کی اچھی طرح نگہداشت کرتا رہوں اس لیے کہ بعد میں انعام واکرام سے پہلوتہی کرنا سابقہ شکرگزاریوں کو منقطع کردیتا ہے۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ مُوسىٰ الْكَاظِمِ عليه السلام

﴿۸۸﴾ (۱) وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ فِي أَرْبَعٍ: اَوَّلُهُنَّ: أَنْ تَعْرِفَ رَبَّکَ وَالثَّانِيَةُ: أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِکَ وَالثَّالِثَةُ: أَنْ تَعْرِفَ مَا اَرَادَ مِنْکَ وَالرَّابِعَةُ: مَا يُخْرِجُکَ مِنْ دِيْنِکَ. [۹۷-۹۸]

﴿۸۹﴾ (۲) مَنْ تَكَلَّفَ مَا لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ ضَيَّعَ عَمَلَهُ وَخَابَ أَمَلُهُ. [۹۹]

﴿۹۰﴾ (۳) أَلْمَعْرُوفُ غِلٌّ لا يَفُكُّهُ اِلَّا مُكَافَاةٌ أَوْ شُكْرٌ. [۱۰۰]

﴿۹۱﴾ (۴) لَوْظَهَرَتِ الْآجَالُ اِفْتَضَحَتِ الْآمَالُ. [۱۰۱]

﴿۹۲﴾ (۵) مَنْ اسْتَشَارَ لَمْ يَعْدِمْ عِنْدَ الصَّوَابِ مَادِحًا وَعِنْدَ الْخَطَاءِ عَاذِرًا. [۱۰۲]

﴿۹۳﴾ (۶) مَنْ وَلَهَهُ [۱۰۳] اَلْفَقْرُ أَبْطَرَهُ الْغِنىٰ. [۱۰۴]

﴿۹۴﴾ (۷) مَنْ لَمْ يَجِدْ لِلْاِسَاءَةِ مَضَضًا لَمْ يَكُنْ لِلْاِحْسَانِ عِنْدَهُ مَوْقِعٌ. [۱۰۵]

﴿۹۵﴾ (۸) مَا تَسَابَّ اِثْنَانِ اِلَّا انْحَطَّ الْاَعْلىٰ اِلىٰ مَرْتِبَةِ الْاَسْفَلِ. [۱۰۶]

اقوال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

﴿۸۸﴾ (۱) میں علم انسانی کو چار باتوں میں منحصر جانتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ تم اپنے رب کی معرفت حاصل کرو، دوسری بات یہ ہے کہ تم یہ معلوم کرو کہ اس کا سلوک تم سے کیسا ہے، تیسری بات یہ ہے کہ تم یہ پتا چلاؤ کہ وہ تم سے کیا مطالبہ کرتا ہے، چوتھی بات یہ ہے کہ وہ کیا چیز ہے جو تمھیں دین سے دور لیے جارہی ہے۔

﴿۸۹﴾ (۲) جن چیزوں کا علم نہیں ان کے حصول کی سعی عمل کو ضائع کرنا ہے اور امید کو ناامیدی میں تبدیل کرنا ہے۔

﴿۹۰﴾ (۳) احسان اور نیکی ایک ایسی زنجیر ہے جسے احسان کا بدلہ چکائے یا شکر ادا کیے بغیر کھولا نہیں جاسکتا ہے۔

﴿۹۱﴾ (۴) اگر موت کا وقت کسی پر ظاہر ہو جاتا تو ساری آرزوئیں خاک مل جاتیں۔

﴿۹۲﴾ (۵) جو شخص مشورے سے کوئی کام انجام دیتا ہے تو اگر وہ کام درست ہو جائے تو تعریف کرنے والوں سے محروم نہیں رہتا اور اگر کام غلط ہو جائے تو معذرت قبول کرنے والے موجود ہوتے ہیں

﴿۹۳﴾ (۶) فقر و فاقہ جسے حیران کرتا ہے، دولت مندی اسے مغرور بنا دیتی ہے۔

﴿۹۴﴾ (۷) برائی کا ارتکاب کرتے ہوئے جسے کوئی دکھ نہیں ہوتا تو ایسے شخص سے نیکی کا سلوک بے سود ہے۔

﴿۹۵﴾ (۸) جب دو افراد آپس میں گالم گلوچ کرتے ہیں تو جو عالی مرتبت ہے وہ پست مرتبہ والے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

﴿۹۶﴾ (۹) قَالَ نَفِيعُ الْاَنْصَارِیُ لِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ ـ وَكَانَ مَعَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَمَنَعَهُ مِنْ كَلَامِهِ فَأَبٰی ـ: مَنْ اَنْتَ؟

فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ النَّسَبَ فَاَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ، ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ، ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْبَلَدَ فَهُوَ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْكَ ـ اِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ ـ الْحَجَّ اِلَيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمُنَاظَرَةَ فِی الرُّتْبَةِ فَمَا رَضِیَ مُشْرِكُوْا قَوْمِی مُسْلِمِی قَوْمِكَ أَكْفَاءَ لَهُمْ حِيْنَ قَالُوْا:

"يَا مُحَمَّدُ أَخْرِجْ اِلَيْنَا أَكْفَاءَ نَا مِنْ قُرَيْشٍ"[۱۰۷] فَانْصَرَفَ مَخْزِيًّا.[۱۰۸]

﴿۹۷﴾ (۱۰) لَقِیَ الرَّشِيْدَ حِيْنَ قُدُوْمِهِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰی بَغْلَةٍ فَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ فِیْ ذَالِكَ فَقَالَ: تَطَأطَأتُ عَنْ خُيَلاءِ الْخَيْلِ وَارْتَفَعْتُ عَنْ ذِلَّةِ الْعِيْرِ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ أَوْسَطُهَا.[۱۰۹]

﴿۹٦﴾ (۹) نفیع انصاری نے امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سوال کیا من انت ؟ آپ کون ہیں (وہ اس وقت عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھا، عبدالعزیز نے ایسا کرنے سے منع بھی کیا مگر وہ نہ مانا) امام علیہ السلام نے جواب دیا اگر تم نسب کے بارے میں سوال کر رہے ہو تو میں فرزند ہوں محمد حبیب اللّٰہ بن اسماعیل ذبیح اللّٰہ بن ابراہیم خلیل اللّٰہ کا۔ اور اگر تمھارا سوال وطن سے متعلق ہے تو میرا وطن وہ سرزمین ہے کہ اللّٰہ نے تمام مسلمانوں پر اور تم پر بھی۔ اگر تم ان میں سے ہو۔ اس سرزمین کا حج فرض قرار دیا ہے اور اگر تم حیثیت اور منزلت دیکھنا چاہتے ہو تو میری قوم کے مشرکین بھی تمھاری قوم کے مسلمانوں کی ہمسری کو ناپسند کرتے تھے جس وقت انھوں نے کہا تھا ''اے محمد ہمارے مقابلے کے لیے انھیں لایئے جو قریش میں سے ہمارے ہم پلہ لوگ ہوں'' تو نفیع یہ جواب سن کر رسوائی کے ساتھ واپس چلا گیا۔

﴿۹۷﴾ (۱۰) جب ہارون الرشید مدینہ منورہ آیا تو امام عالی مقام سے اس کی ملاقات اس وقت ہوئی جب کہ امام ایک خچر پر سوار تھے۔ اس نے امامؑ کی طرف بنظر حقارت دیکھا تو امامؑ نے جواب دیا کہ میں گھوڑے کے غرور کو پامال کر چکا ہوں اور گورخر کی پستی سے بلند ہو چکا ہوں اور بہترین عمل میانہ روی اختیار کرنا ہے۔

مِنْ كَلامِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسىٰ الرِّضا عليه السلام

﴿٩٨﴾ (١) مَنْ شَبَّهَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَمَنْ نَسَبَ اِلَيْهِ مَا نَهىٰ عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ.[١١٠]

﴿٩٩﴾ (٢) مَنْ طَلَبَ الْاَمْرَ مِنْ وَجْهِهٖ لَمْ يَزِلَّ فَاِنْ زَلَّ لَمْ تَخْذُلْهُ الْحِيْلَةُ.[١١١]

﴿١٠٠﴾ (٣) لَا يَعْدِمُ الْمَرءُ دَائِرَةَ السَّوءِ مَعَ نَكْثِ الصَّفْقَةِ وَلَا يَعْدِمُ تَعْجِيلَ الْعُقُوبَةِ مَعَ اِدَّراءِ الْبَغْيِ.[١١٢]

﴿١٠١﴾ (٤) الْاَنْسُ يُذْهِبُ الْمَهَابَةَ.[١١٣]

﴿١٠٢﴾ (٥) الْمَسْأَلَةُ مِفْتاحُ الْبُؤْسِ.[١١٤]

﴿١٠٣﴾ (٦) قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ تَعْزِيَةِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ التَّهْنِيَةُ بِآجِلِ الثَّوابِ اَوْلىٰ مِنَ التَّعْزِيَةِ عَلىٰ عَاجِلِ الْمُصِيْبَةِ.[١١٥]

﴿١٠٤﴾ (٧) قَالَ لَهُ الصُّوفِيَّةُ: اِنَّ الْمَأْمُوْنَ قَدْ رَدَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَيْكَ وَاَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهٖ اِلَّا أَنَّهُ تَحْتَاجُ أَنْ تَلْبَسَ الصُّوفَ وَمَا يَحْسُنُ لُبْسُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْحَكُمْ اِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الْاِمَامِ قِسْطُهُ وَعَدْلُهُ اِذَا قَالَ صَدَقَ وَاِذَاحَكَمَ عَدَلَ وَاِذَا وَعَدَ أَنْجَزَ.[١١٦]

اقوال امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام

﴿۹۸﴾ (۱) جو شخص اللہ کو اس کی مخلوقات سے تشبیہ دے وہ مشرک ہے اور جو اللہ کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن سے اسے روکا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔

﴿۹۹﴾ (۲) جو شخص کسی امر کی براہ راست جستجو کرے گا وہ کبھی لغزش نہیں کھائے گا اور اگر لغزش ہو بھی گئی تو تدبیریں اس کی مدد سے دریغ نہیں کریں گی۔

﴿۱۰۰﴾ (۳) معاملہ ختم کرنے کے بعد انسان برائی میں گرفتار ہونے سے بچ نہیں سکتا اور جو سرکشی کرتا ہے وہ جلدی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

﴿۱۰۱﴾ (۴) حد سے زیادہ محبت وانس رعب وداب کو ختم کر دیتا ہے۔

﴿۱۰۲﴾ (۵) دست سوال دراز کرنا مفلسی کی کنجی ہے۔

﴿۱۰۳﴾ (۶) امام عالی مقام نے حسن بن سہل سے تعزیت پیش کرتے ہوئے فرمایا دنیا میں پیش آنے والی مصیبت پر تعزیت کرنے سے زیادہ احسن آخرت کے ثواب پر مبارک باد دینا ہے۔

﴿۱۰۴﴾ (۷) کسی صوفی نے امامؑ سے کہا کہ مامون نے اس امر حکومت کو آپ کی طرف پلٹا دیا ہے اور آپ اس کے سب سے زیادہ حق دار ہیں مگر آپ کو چاہئے کہ صوفیوں کا لبادہ اوڑھ لیں وہ کتنا اچھا پہناوا ہے۔ امام عالی مقام نے فرمایا! تم پر افسوس ہے امام سے جس چیز کی توقع کی جانی چاہیے وہ اس کا عدل وانصاف ہے کہ جب وہ بات کرے تو تو سچ بولے جب فیصلہ کرے تو انصاف سے کام لے اور جب کوئی وعدہ کرے تو اسے وفا کرے۔

﴿١٠٥﴾ (٨) وَسُئِلَ عَنْ صِفَةِ الزَّاهِدِ فقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُتَبَلِّغٌ بِدُوْنِ قُوْتِهِ مُسْتَعِدٌّ لِيَوْمِ مَوْتِهِ، مُسْتَبْرِمٌ بِحَيَاتِهِ.[١١٧]

﴿١٠٦﴾ (٩) قَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾[١١٨]: عَفْوٌ بِغَيْرِ عِتَابٍ.[١١٩]

﴿١٠٧﴾ (١٠) أَرَادَ الْمَأْمُوْنُ قَتْلَ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ: مَا تَقُوْلُ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَزِيْدُ بِحُسْنِ الْعَفْوِ اِلَّا عِزًّا فَعَفَا عَنْهُ.[١٢٠]

﴿١٠٨﴾ (١١) اُتِیَ الْمَأْمُوْنُ بِنَصْرَانِيٍّ زَنیٰ بِهَاشِمِيَّةٍ فَلَمَّا رَآهُ اَسْلَمَ فَقَالَ الْفُقَهَاءُ: أَهْدَرَ الْإِسْلَامُ مَا قَبْلَهُ: فَسَأَلَ الرِّضَا فَقَالَ: فَاِنَّهُ مَا أَسْلَمَ حَتّیٰ رَأَی الْبَأْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ ﴿فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ﴾[١٢١-١٢٢]

﴿١٠٩﴾ (١٢) اِصْحَبِ السُّلْطَانَ بِالْحَذَرِ وَالصَّدِيْقَ بِالتَّوَاضُعِ وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ[١٢٣] وَالْعَامَّةَ بِالْبِشْرِ.[١٢٤]

﴿١١٠﴾ (١٣) الْمَشِيَّةُ الْاِهْتِمَامُ بِالشَّیْءِ وَالْاِرَادَةُ اِتْمَامُ[١٢٥] ذَالِکَ.[١٢٦]

﴿۱۰۵﴾ (۸) امامؑ سے زاہد کے اوصاف پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ بغیر توشہ کے مقصد تک رسائی حاصل کر لیتا ہے، موت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے اور اپنی زندگی سے ملول و حزین رہتا ہے۔

﴿۱۰۶﴾ (۹) آپ نے آیت ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ الصفح الجمیل کے معنی ہیں بغیر کسی سرزنش کے معاف کر دینا۔

﴿۱۰۷﴾ (۱۰) مامون نے کسی شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اسے قتل کرنے کے بارے میں امام کی رائے دریافت کی تو امامؑ نے فرمایا کہ جو حسنِ عفو سے کام لیتا ہے اللہ اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے تو مامون نے اس شخص کو معاف کر دیا۔

﴿۱۰۸﴾ (۱۱) ایک نصرانی شخص کو مامون نے پاس لایا گیا جس نے ہاشمی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ اس نے مامون کو دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ فقہاء نے کہا کہ اسلام نے اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔ مامون نے امام علی رضاؑ سے دریافت کیا تو امامؑ نے جواب دیا کہ تم اسے قتل کر دو اس لیے کہ اس شخص نے سزا دیکھ کر اسلام قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو وہ کہنے لگے ہم تو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔'' (غافر۔۸۴)

﴿۱۰۹﴾ (۱۲) بادشاہ کے ساتھ احتیاط، دولت کے ساتھ عاجزی، دشمن کے ساتھ ہوشیاری اور عام لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔

﴿۱۱۰﴾ (۱۳) کسی شے کے اہتمام کرنے کو مشیت کہتے ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا نام ارادہ ہے۔

مِن کلام الامام محمد التقی علیہ السلام

﴿۱۱۱﴾ (۱) کَیْفَ یَضِیْعُ [۱۲۷] مَنِ اللّٰهُ کَافِلُهُ؟! وَ کَیْفَ یَهْرُبُ [۱۲۸] مَنِ اللّٰهُ طَالِبُهُ؟!. [۱۲۹]

﴿۱۱۲﴾ (۲) مَنِ انْقَطَعَ اِلیٰ غَیْرِ اللّٰهِ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ. [۱۳۰]

﴿۱۱۳﴾ (۳) مَنْ عَمِلَ عَلیٰ غَیْرِ عِلْمٍ کَانَ [۱۳۱] مَا اَفْسَدَ اَکْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ. [۱۳۲]

﴿۱۱۴﴾ (۴) اَلْقَصْدُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ بِالْقُلُوْبِ اَبْلَغُ مِنْ اِتْعَابِ الْجَوَارِحِ بِالْاَعْمَالِ. [۱۳۳]

﴿۱۱۵﴾ (۵) مَنْ اَطَاعَ هَوَاهُ أَعْطیٰ عَدُوَّهُ مُنَاهُ. [۱۳۴]

﴿۱۱۶﴾ (۶) مَنْ هَجَرَ الْمُدَارَاةَ قَارَبَهُ الْمَکْرُوهُ. [۱۳۵]

﴿۱۱۷﴾ (۷) مَنْ لَمْ یَعْرِفِ الْمَوَارِدَ اَعْیَتْهُ الْمَصَادِرُ. [۱۳۶]

﴿۱۱۸﴾ (۸) مَنِ انْقَادَ اِلَی الطُّمَانِیْنَةِ قَبْلَ الْخُبْرَةِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَکَةِ وَلِلْعَاقِبَةِ الْمُتْعِبَةِ. [۱۳۷]

﴿۱۱۹﴾ (۹) مَنْ عَتَبَ مِنْ غَیْرِ اِرْتِیَابٍ اُعْتِبَ مِنْ غَیْرِ اسْتِعْتَابٍ. [۱۳۸]

﴿۱۲۰﴾ (۱۰) رَاکِبُ الشَّهَوَاتِ لَا یُسْتَقَالُ لَهُ عَثْرَةٌ. [۱۳۹]

اقوال امام محمد تقی علیہ السلام

﴿۱۱۱﴾ (۱) اللہ جس کا کفیل (ضامن) ہو وہ کس طرح برباد ہو سکتا ہے اور اللہ جس کی تلاش میں ہو تو وہ کیسے بھاگ سکتا ہے

﴿۱۱۲﴾ (۲) جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف رخ کرتا ہے اللہ اس کو اسی شخص کے حوالے کر دیتا ہے۔

﴿۱۱۳﴾ (۳) جو شخص لاعلمی میں عمل کرتا ہے تو اس کے فاسد امور اس کے درست امور سے زیادہ ہوتے ہیں۔

﴿۱۱۴﴾ (۴) دلوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قصد کرنا اعضاء و جوارح کو اعمال کے ذریعہ تھکا دینے کی بہ نسبت زیادہ رسا تر ہے۔

﴿۱۱۵﴾ (۵) جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی تمنا کو پورا کر دیا۔

﴿۱۱۶﴾ (۶) جو حسنِ سلوک سے دور ہو جاتا ہے بدبختی اس کے قریب آ جاتی ہے۔

﴿۱۱۷﴾ (۷) جو آنے کا راستہ نہیں پہچانتا اسے واپسی میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

﴿۱۱۸﴾ (۸) جو آزمائش سے پہلے ہی ہمّت ہار جاتا ہے وہ گویا اپنے آپ کو ہلاکت اور تھکا دینے والے انجام کے سامنے لے جاتا ہے۔

﴿۱۱۹﴾ (۹) جو بغیر شک کے کسی کی ملامت کرتا ہے تو رضامندی طلب کیے بغیر ہی اس سے رضامند بھی ہو جاتا ہے۔

﴿۱۲۰﴾ (۱۰) جو خواہشات کے مرکب (سواری) پر سوار ہے تو اس کی لغزش معافی کے قابل نہیں ہے۔

﴿١٢١﴾ (١١) اَلثِّقَةُ بِاللّٰهِ ثَمَنٌ لِكُلِّ غَالٍ وَسُلَّمٌ اِلىٰ كُلِّ عَالٍ.[١٤٠]

﴿١٢٢﴾ (١٢) اِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الشَّرِيْرِ فَاِنَّهُ كَالسَّيْفِ الْمَسْلُوْلِ: يَحْسُنُ مَنْظَرُهُ وَ يَقْبُحُ اَثَرُهُ.[١٤١]

﴿١٢٣﴾ (١٣) اِتَّئِدْ،تُصِبْ أَوْ تَكَدْ.[١٤٢]

﴿١٢٤﴾ (١٤) اِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ ضَاقَ الْفَضَاءُ.[١٤٣]

﴿١٢٥﴾ (١٥) كَفىٰ بِالْمَرْءِ خِيَانَةً أَنْ يَكُوْنَ اَمِيْنًا لِلْخَوَنَةِ.[١٤٤]

﴿١٢٦﴾ (١٦) عِزُّ الْمُؤْمِنِ غِنَاهُ عَنِ النَّاسِ.[١٤٥-١٤٦]

﴿١٢٧﴾ (١٧) نِعْمَةٌ لَا تُشْكَرُ كَسَيِّئَةٍ لَا تُغْفَرُ.[١٤٧]

﴿١٢٨﴾ (١٨) لَا يَضُرُّكَ سَخَطُ مَنْ رِضَاهُ الْجَوْرُ.[١٤٨]

﴿١٢٩﴾ (١٩) مَنْ لَمْ يَرْضَ مِنْ أَخِيْهِ بِحُسْنِ النِّيَّةِ لَمْ يَرْضَ بِالْعَطِيَّةِ.[١٤٩]

﴿۱۲۱﴾ (۱۱) اللہ پر توکل کرنا ہر گراں بہا چیز کی قیمت اور ہر بلندی کا زینہ ہے۔

﴿۱۲۲﴾ (۱۲) تم شر پسند کی رفاقت سے بچو! اس لیے کہ وہ کھنچی ہوئی تلوار کی مانند ہے جس کا منظر حسین لیکن اس کا اثر قبیح (برا) ہے۔

﴿۱۲۳﴾ (۱۳) نرم رویہّ اختیار کرو تم منزل کو پالو گے یا اس کے قریب پہنچ جاؤ گے۔

﴿۱۲٤﴾ (۱۴) جب موت آتی ہے تو فضا تنگ ہو جاتی ہے۔

﴿۱۲٥﴾ (۱۵) انسان کی خیانت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کا امین بن جائے۔

﴿۱۲٦﴾ (۱۶) مومن کی عزت لوگوں سے اُس کی بے نیازی مضمر ہے۔

﴿۱۲۷﴾ (۱۷) وہ نعمت جس کا شکر ادا نہ پایا جائے اس گناہ کی مانند ہے جس کو بخشا نہ گیا ہو۔

﴿۱۲۸﴾ (۱۸) تمھیں اس کی ناراضی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی جس کی رضامندی ظلم وستم ہو۔

﴿۱۲۹﴾ (۱۹) جو اپنے بھائی کی اچھی نیت پر مطمئن نہ ہو تو وہ عطیہ و بخشش سے بھی خوش نہیں ہوگا۔

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ عَلِيِّ النَّقِيِّ علیہ السلام

﴿۱۳۰﴾ (۱) مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّاخِطُوْنَ عَلَيْهِ۔ [۱۵۰]

﴿۱۳۱﴾ (۲) اَلْغِنیٰ قِلَّةُ تَمَنِّيْكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيْكَ۔ [۱۵۱]

﴿۱۳۲﴾ (۳) اَلْفَقْرُ شَرَهُ النَّفْسِ وَشِدَّةُ الْقُنُوْطِ۔ [۱۵۲]

﴿۱۳۳﴾ (۴) اَلنَّاسُ فِي الدُّنْيَا بِالْاَمْوَالِ وَفِي الْآخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ۔ [۱۵۳]

﴿۱۳۴﴾ (۵) رَاكِبُ الْحَرُوْنِ اَسِيْرُ نَفْسِهٖ وَالْجَاهِلُ اَسِيْرُ لِسَانِهٖ۔ [۱۵۴]

﴿۱۳۵﴾ (۶) قَالَ لِبَعْضٍ ـ وَقَدْ اَكْثَرَ مِنْ اِفْرَاطِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ ـ: أَقْبِلْ عَلیٰ شَأْنِكَ [۱۵۵] فَاِنَّ كَثْرَةَ الثَّنَاءِ تَهْجُمُ عَلَى الظِّنَّةِ وَاِذَا حَلَلْتَ مِنْ أَخِيْكَ فِيْ مَحَلِّ الثِّقَةِ فَاعْدِلْ عَنِ الْمَلَقِ اِلیٰ حُسْنِ النِّيَّةِ۔ [۱۵۶]

﴿۱۳۶﴾ (۷) اَلْمُعْصِيَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اِثْنَتَانِ۔ [۱۵۷]

﴿۱۳۷﴾ (۸) اَلْعُقُوْقُ ثُكْلُ مَنْ لَمْ يُثْكَلْ۔ [۱۵۸]

﴿۱۳۸﴾ (۹) اَلْحَسَدُ مَاحِقُ الْحَسَنَاتِ۔ [۱۵۹]

﴿۱۳۹﴾ (۱۰) اَلزَّهْوُ جَالِبُ الْمَقْتِ۔ [۱۶۰]

﴿۱۴۰﴾ (۱۱) اَلْعُجْبُ صَارِفٌ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ دَاعٍ اِلَى الْغَمْطِ۔ [۱۶۱-۱۶۲]

اقوال امام علی نقی علیہ السلام

﴿۱۳۰﴾ (۱) جو اپنے نفس سے راضی ہو جاتا ہے تو اس سے ناراض ہونے والے بہت ہوتے ہیں۔

﴿۱۳۱﴾ (۲) تمھاری کم تمناؤں کا ہونا غنیٰ (دولتمندی) ہے اور جو کچھ تمھارے لیے کافی ہو جائے وہ رضا (خوشنودی) ہے۔

﴿۱۳۲﴾ (۳) فقر و فاقہ نفس کی طمع اور ناامیدی کی شدّت کا نام ہے۔

﴿۱۳۳﴾ (۴) لوگوں کو دنیا میں اموال سے اور آخرت میں اعمال سے تولا جاتا ہے۔

﴿۱۳۴﴾ (۵) اپنے نفس کا اسیر سرکش گھوڑے کا سوار ہے اور جاہل اپنی زبان کا اسیر ہے۔

﴿۱۳۵﴾ (۶) آپ نے اپنے کسی صحابی سے کہا جو آپ کی بہت زیادہ مدح سرائی کر رہا تھا جاؤ اپنا کام کرو اس لیے کہ زیادہ تعریف کرنا شک کو بڑھاتا ہے اگر تمھیں اپنے برادر ایمانی پر اعتماد راسخ ہو جائے تو بجائے چاپلوسی کے اپنی نیت کو اس کے ساتھ بہتر بناؤ۔

﴿۱۳۶﴾ (۷) صبر کرنے والے کے لیے صرف ایک مصیبت ہے جب کہ گریہ و زاری کرنے والے کے لیے دہری مصیبت ہے۔

﴿۱۳۷﴾ (۸) نافرمان اولاد زندہ رہتے ہوئے بھی ماں کے لیے مردہ ہے۔

﴿۱۳۸﴾ (۹) حسد نیکیوں کا مٹا دیتا ہے۔

﴿۱۳۹﴾ (۱۰) فخر و غرور ناپسندیدگی تک پہنچا دیتا ہے

﴿۱۴۰﴾ (۱۱) خود پسندی حصولِ علم سے روکتی ہے اور انکار حق پر ابھارتی ہے۔

﴿١٤١﴾ (١٢) اَلْبُخْلُ اَذَمُّ الْاَخْلَاقِ.[١٦٣]

﴿١٤٢﴾ (١٣) الطَّمَعُ سَجِيَّةٌ سَيِّئَةٌ.[١٦٤]

﴿١٤٣﴾ (١٤) اَلْهُزْءُ فَكَاهَةُ السُّفَهَاءِ وَصِنَاعَةُ الْجُهَّالِ.[١٦٥]

﴿١٤٤﴾ (١٥) اَلْعُقُوقُ تُعْقِبُ الْقِلَّةَ وَتُؤَدِّیٰ اِلَی الذِّلَّةِ.[١٦٦]

﴿١٤٥﴾ (١٦) اَلسَّهَرُ أَلَذُّ لِلْمَنَامِ وَالْجُوعُ يَزِيدُ فِی طِيبِ الطَّعَامِ.[١٦٧]

﴿١٤٦﴾ (١٧) اِذَا كَانَ زَمَانٌ اَلْعَدْلُ فِيهِ اَغْلَبُ مِنَ الْجَوْرِ فَحَرَامٌ أَنْ يُظَنَّ بِأَحَدٍ سُوْءًا حَتّٰی يُعْلَمَ ذَالِکَ مِنْهُ وَاِذَا كَانَ زَمَانٌ الْجَوْرُ اَغْلَبُ فِيهِ مِنَ الْعَدْلِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ أَنْ يَظُنَّ بِأَحَدٍ خَيْرًا حَتّٰی يَبْدُوَ ذَالِکَ مِنْهُ.[١٦٨]

﴿١٤٧﴾ (١٨) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمُتَوَكِّلِ: لَا تَطْلُبِ الصَّفَا مِمَّنْ كَدِرْتَ عَلَيْهِ وَلَا النُّصْحَ مِمَّنْ صَرَفْتَ سُوْءَ ظَنِّکَ اِلَيْهِ: فَاِنَّمَا قَلْبُ غَيْرِکَ لَکَ كَقَلْبِکَ لَهُ.[١٦٩]

﴿۱٤۱﴾ (۱۲) کنجوسی بدترین صفت ہے۔

﴿۱٤۲﴾ (۱۳) حرص وطمع بری خصلت ہے۔

﴿۱٤۳﴾ (۱۴) کسی کا مذاق اڑانا احمقوں کی خوش طبعی اور جاہلوں کی حرفت ہے۔

﴿۱٤٤﴾ (۱۵) ماں باپ کی نافرمانی نادار بناتی اور ذلت تک پہنچاتی ہے۔

﴿۱٤٥﴾ (۱۶) شب بیداری نیند کو پر لطف بناتی ہے اور بھوک کھانے کے ذائقہ کو بڑھاتی ہے۔

﴿۱٤٦﴾ (۱۷) اگر ایسا زمانہ آجائے جس میں عدل، ظلم پر زیادہ غالب ہو تو اس وقت کسی کے بارے میں یہ بدگمانی کرنا کہ اس نے برائی کا ارتکاب کیا ہوگا حرام ہے جب تک اس برائی کا پتہ نہ چل جائے اور اگر ظلم کا دور عدل پر چھا جائے تو کسی شخص کو بھی کسی کے بارے میں خیر سگالی کا حق نہیں ہے جب تک عمل خیر اس سے ظاہر نہ ہو جائے۔

﴿۱٤۷﴾ (۱۸) امام عالی مقام نے متوکل سے کہا! جس سے تمھیں کدورت ہو اس سے صدق وصفا کی امید مت رکھو اور جس سے تم بدگمان ہو تو اس سے خیر خواہی کی توقع نہ کرو اس لیے کہ تمھارے غیر کا دل تمھارے لیے ویسا ہی ہے جیسا کہ تمھارا دل اس کے لیے ہے۔

مِن کلام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

﴿۱۴۸﴾ (۱) اِنَّ لِلسَّخَاءِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَیْهِ فَهُوَ سَرَفٌ وَلِلْحَزْمِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَیْهِ فَهُوَ جُبْنٌ. وَلِلْاِقْتِصَادِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَیْهِ فَهُوَ بُخْلٌ. وَلِلشَّجَاعَةِ مِقْدَارًا فَاِنْ زَادَ عَلَیْهِ فَهُوَ تَهَوُّرٌ. [۱۷۰]

﴿۱۴۹﴾ (۲) کَفَاکَ أَدَبًا تَجَنُّبُکَ مَا تَکْرَهُ مِنْ غَیْرِکَ. [۱۷۱]

﴿۱۵۰﴾ (۳) اِحْذَرْ کُلَّ ذَکِیٍّ سَاکِنِ الطَّرْفِ. [۱۷۲]

﴿۱۵۱﴾ (۴) لَوْعَقَلَ أَهْلُ الدُّنْیَا خَرِبَتْ. [۱۷۳]

﴿۱۵۲﴾ (۵) خَیْرُ اِخْوَانِکَ مَنْ نَسِیَ [۱۷۴] ذَنْبَکَ اِلَیْهِ. [۱۷۵]

﴿۱۵۳﴾ (۶) أَضْعَفُ الْاَعْدَاءِ کَیْدًا مَنْ اَظْهَرَ عَدَاوَتَهُ. [۱۷۶]

﴿۱۵۴﴾ (۷) حُسْنُ الصُّوْرَةِ جَمَالٌ ظَاهِرٌ وَحُسْنُ الْعَقْلِ جَمَالٌ بَاطِنٌ. [۱۷۷]

﴿۱۵۵﴾ (۸) مَنْ اَنِسَ بِاللّٰهِ اِسْتَوْحَشَ مِنَ النَّاسِ. [۱۷۸]

﴿۱۵۶﴾ (۹) مَنْ لَمْ یَتَّقِ وُجُوْهَ النَّاسِ لَمْ یَتَّقِ اللّٰهَ. [۱۷۹]

﴿۱۵۷﴾ (۱۰) جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِیْ بَیْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الْکَذِبَ. [۱۸۰]

اقوال امام حسن عسکری علیہ السلام

﴿۱۴۸﴾ (۱) سخاوت کے لیے بھی ایک مقدار معیّن ہے اگر اُس سے زیادہ ہوتو اُسے اِسراف کہتے ہیں۔ احتیاط کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اُس سے بڑھ جائے وہ بزدلی ہے۔ بچت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اُس سے تجاوز کر جائے تو وہ بخل ہے۔ شجاعت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے فزوں ہو جائے تو وہ تہوّر ہے۔

﴿۱۴۹﴾ (۲) شائستگی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم اپنے غیر کے لیے ناپسند کرتے ہو اس سے اجتناب کرو۔

﴿۱۵۰﴾ (۳) ہر اس زیرک شخص سے ہوشیار رہو جو تیز فہم ہونے کے باوجود چپ سادھے رہتا ہو۔

﴿۱۵۱﴾ (۴) اگر دنیا کا ہر فرد عقلمند ہو جاتا تو دنیا تباہ ہو جاتی۔

﴿۱۵۲﴾ (۵) تمھارا بہترین بھائی وہ ہے جو اپنے ساتھ کی گئی برائی کو بھلا دے۔

﴿۱۵۳﴾ (۶) مکر و فریب کے اعتبار سے کمزور ترین دشمن وہ ہے جس نے اپنی دشمنی کو ظاہر کر دیا۔

﴿۱۵۴﴾ (۷) حسنِ صورت ظاہری جمال اور حسنِ عقل باطنی جمال ہے۔

﴿۱۵۵﴾ (۸) جو اللہ سے مانوس ہوتا ہے اسے انسانوں سے وحشت ہوتی ہے۔

﴿۱۵۶﴾ (۹) جو انسانوں کی عزّت و آبرو سے نہیں ڈرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔

﴿۱۵۷﴾ (۱۰) تمام برائیوں کو ایک گھر میں رکھ دیا گیا ہے اور جھوٹ کو اس کی کنجی بنا دیا گیا ہے۔

﴿۱۵۸﴾ (۱۱) اِذَا نَشِطَتِ الْقُلُوْبُ فَأوْدِعُوْهَا وَاِذَا نَفَرَتْ فَوَدِّعُوْهَا.[۱۸۱]

﴿۱۵۹﴾ (۱۲) اَللِّحَاقُ بِمَنْ تَرْجُوْ خَيْرٌ مِنَ الْمَقَامِ مَعَ مَنْ لاٰ تَأمَنُ شَرَّهُ.[۱۸۲]

﴿۱۶۰﴾ (۱۳) مَنْ أَكْثَرَ الْمَنَامَ رَأَى الْاَحْلَامَ.[۱۸۳-۱۸٤]

﴿۱۶۱﴾ (۱۴) اَلْجَهْلُ خَصْمٌ وَالْحِلْمُ حُكْمٌ وَلَمْ يَعْرِفْ رَاحَةَ الْقَلْبِ مَنْ لَمْ يُجَرِّعْهُ الْحِلْمُ غُصَصَ الْغَيْظِ.[۱۸۵]

﴿۱۶۲﴾ (۱۵) مَنْ كَانَ الْوَرَعُ سَجِيَّتَهُ[۱۸٦] وَالْاِفْضَالُ حِلْيَتَهُ[۱۸۷] اِنْتَصَرَ مِنْ أَعْدَائِهِ بِحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَتَحَصَّنَ[۱۸۸] بِالذِّكْرِ الْجَمِيْلِ مِنْ وُصُوْلِ نَقْصٍ اِلَيْهِ.[۱۸۹]

﴿۱۶۳﴾ (۱٦) نَائِلُ الْكَرِيْمِ يُحَبِّبُكَ اِلَيْهِ وَنَائِلُ اللَّئِيْمِ يَضَعُكَ لَدَيْهِ.[۱۹۰]

﴿۱٦٤﴾ (۱۷) اِذَا كَانَ الْمَقْضِيُّ كَائِنًا[۱۹۱] فَالضَّرَاعَةُ لِمَاذَا؟![۱۹۲]

﴿۱٦۵﴾ (۱۸) يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ الْمُبْصِرِيْنَ وَيَا اَنْظَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَااَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَااَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَمُدَّ لِيْ فِيْ عُمْرِيْ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ.[۱۹۳]

﴿۱۵۸﴾ (۱۱) جب قلوب آمادہ ہوں تو انھیں علم و معرفت سے آشنا کر دو اور جب فرار اختیار کر رہے ہوں تو انھیں الوداع کہہ دو۔

﴿۱۵۹﴾ (۱۲) جس سے امید وابستہ ہو اس سے ملحق ہو جانا ایسے شخص کے ساتھ ٹھہرنے سے بہتر ہے جس کے شر سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا۔

﴿۱۶۰﴾ (۱۳) جو زیادہ سوتا ہے وہ خوابوں کی دنیا میں کھو جاتا ہے۔

﴿۱۶۱﴾ (۱۴) جہالت جھگڑا اور بردباری حکومت ہے اور جس کے غیظ و غضب نے بردباری کا گھونٹ نہ پیا ہو وہ دل کی آسائش سے واقف نہیں۔

﴿۱۶۲﴾ (۱۵) پارسائی جس کی خصلت اور احسان جس کا زیور ہو تو وہ ان اوصاف کی بدولت دشمنوں سے بھی حسن سلوک کے ذریعہ فتحیابی حاصل کرتا ہے اور ذکر جمیل کے مضبوط قلعے میں کسی نقص کی رسائی سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿۱۶۳﴾ (۱۶) کریم (سخی) کی عطا تمھیں اس کا محبوب بناتی ہے اور لئیم (بخیل) کی بخشش اس کے سامنے ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔

﴿۱۶۴﴾ (۱۷) جو کچھ قضا و قدر میں ہے اگر وہ ہو کر رہے گا تو پھر گریہ وزاری کس لیے؟

﴿۱۶۵﴾ (۱۸) اے ہر سامع سے بڑھ کر سننے والے، اے ہر بصیر سے بڑھ کر بصیرت والے، اے ہر ناظر سے بڑھ کر دیکھنے والے، اے ہر حاکم سے بڑھ کر حکم نافذ کرنے والے، تو رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر، میرے رزق میں برکت دے، میری زندگی کو بڑھا دے، مجھ پر اپنا فضل و کرم کر اور مجھے اپنے دین کے ناصروں میں قرار دے اور میری جگہ پر کسی اور کو نہ رکھ۔

﴾١٦٦﴿ (١٩) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَبًا بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ أَجْمَعِيْنَ.[194]

﴾١٦٧﴿ (٢٠) وُجِدَ مَكْتُوبًا بِخَطِّهِ هٰذَا الْكِتَابُ[195] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَدْ صَعِدْنَا ذُرَى الْحَقَائِقِ بِأَقْدَامِ النُّبُوَّةِ وَالْوِلَايَةِ وَنَوَّرْنَا سَبْعَ طَرَائِقَ[196] بِأَعْلَامِ الْفُتُوَّةِ، فَنَحْنُ لُيُوثُ الْوَغٰى وَغُيُوثُ النَّدٰى وَفِيْنَا السَّيْفُ وَالْقَلَمُ فِي الْعَاجِلِ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ وَالْعِلْمِ فِي الْآجِلِ وَاَسْبَاطُنَا خُلَفَاءُ الدِّيْنِ وَخُلَفَاءُ الْيَقِيْنِ وَمَصَابِيْحُ الْاُمَمِ وَمَفَاتِيْحُ الْكَرَمِ فَالْكَلِيْمُ اُلْبِسَ حُلَّةَ الْاِصْطِفَاءِ لِمَا عَهِدْنَا مِنْهُ الْوَفَاءَ وَرُوْحُ الْقُدُسِ فِي جِنَانِ الصَّاقُوْرَةِ ذَاقَ مِنْ حَدَائِقِنَا الْبَاكُوْرَةَ وَشِيْعَتُنَا الْفِئَةُ النَّاجِيَةُ وَالْفِرْقَةُ الزَّاكِيَةُ صَارُوْا لَنَا رِدْءًا وَصَوْنًا وَعَلَى الظَّلَمَةِ اِلْبًا وَعَوْنًا وَسَيُحْفَرُ[197] لَهُمْ يَنَابِيْعُ الْحَيَوَانِ بَعْدَ لَظَى النِّيْرَانِ.[198-199]

﴿۱٦٦﴾ (۱۹) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت مشفق ہے، اے بندوں کے مالک، اے جماعتوں کو شکست دینے والے، اے دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کو فراہم کرنے والے تو ہمارے لیے ایسے اسباب مہیا کردے جن کی تلاش ہمارے بس میں نہیں۔ تجھے واسطہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا۔ اُن پر اور اُن کی جملہ آل پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔

﴿۱٦۷﴾ (۲۰) امام حسن عسکری علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی یہ تحریر دستیاب ہوئی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بلا شبہ ہم نے نبوت و ولایت کے قدموں سے حقائق کی چوٹیوں کو سر کرلیا ہے اور ہماری جواں مردی کے پرچم ساتوں آسمانوں کو منوّر کر رہے ہیں۔ پس ہم ہی میدان کارزار کے شیر ہیں اور باران رحمت ہیں۔ اِس دنیا میں ہمارے پاس تلوار اور قلم ہے اور آخرت میں لوائے حمد اور علَم ہے۔ ہمارے ہی جگر پارے دین کے خلفا، یقین کے حلیف، اُمتّوں کے چراغ، کرم کی کلید (کنجی) ہیں۔ کلیم اللہ کو اس وقت منتخب کیا گیا جب انھوں نے ہم سے عہد وفا کیا اور حضرت عیسیٰؑ روح القدس نے بہشت کے باغوں میں ہمارے ہی نورستہ باغ کا پھل چکھا۔ ہمارے شیعہ نجات پانے والا گروہ اور پاکیزہ جماعت ہے اور وہ ہمیشہ سے ہمارے مددگار اور محافظ رہے ہیں اور ظالموں کے خلاف سب باہم متحد اور ناصر رہے ہیں۔ ان کے لیے جلد ہی اس بھڑکتی ہوئی آگ کے بعد حیات کا چشمہ ابلے گا۔

مِنْ کَلامِ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ صَاحِبِ الزَّمَانِ علیه السلام

﴿۱۶۸﴾ (۱) قَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ سَأَلَهُ بِحَضْرَةِ أَبِیْهِ عَنْ تَفْسِیْرِهِمْ قَوْلَهُ تَعَالیٰ لِمُوْسیٰ ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ﴾ [200] أَنَّهُ کَانَتْ مِنْ اِهَابِ الْمَیْتَةِ فَقَالَ: مَنْ قَالَ ذَالِکَ فَقَدِ افْتَریٰ عَلیٰ مُوْسیٰ [201]: لِاَنَّهُ لاٰ یَخْلُوْ اِمَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلاٰةُ مُوْسیٰ فِیْهَا جَائِزَةً أَوْغَیْرَ جَائِزَةٍ فَاِنْ کَانَتْ جَائِزَةً جَازَ لِمُوْسیٰ اَنْ یَکُوْنَ لابِسَهَا فِی تِلْکَ الْبُقْعَةِ وَاِنْ کَانَتْ مُقَدَّسَةً، وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ جَائِزَةٍ فَقَدْ وَجَبَ اَنَّ مُوْسیٰ لَمْ یَعْرِفِ الْحَلاَلَ مِنَ الْحَرَامِ وَلا مَا جَازَتِ الصَّلاٰةُ فِیْهِ مِمَّا لَمْ یَجُزْ وَهٰذَا کُفْرٌ بَلْ کَانَ مُوْسیٰ شَدِیْدُ الْحُبِّ لِاَهْلِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ أَنْ انْزِعْ حُبَّ أَهْلِکَ مِنْ قَلْبِکَ اِنْ کَانَتْ مَحَبَّتُکَ لِیْ خَالِصَةً وَقَلْبُکَ مِنَ الْمَیْلِ اِلیٰ مَنْ سِوَایَ مَغْسُوْلًا. [202]

...... وَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا الْمَانِعُ مِنْ أَنْ یَّخْتَارَ الْقَوْمُ اِمَامًا لِاَنْفُسِهِمْ فَقَالَ: مُصْلِحٌ أَوْمُفْسِدٌ؟

اقوال امام مہدی صاحب الزمان علیہ السلام

﴿۱۶۸﴾ (۱) آپ نے سعد بن عبداللہ القمی کو جواب دیا جب کہ انہوں نے امام حسن عسکریؑ کی موجودگی میں آپ سے 'فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ' کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا کہ لوگ یہ تفسیر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اے موسیٰؑ تم اپنی جوتیاں اتار دو" کیونکہ وہ مردار کے کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ امامؑ نے جواب دیا کہ جس نے یہ کہا ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا ہے۔ اس لیے کہ یہ دو حال سے خالی نہیں ہے کہ موسیٰؑ کی نماز اس میں جائز تھی یا ناجائز تھی اگر نماز جائز تھی تو حضرت موسیٰؑ کے لیے جائز تھا کہ وہ اسے مقدس زمین میں اُسے پہن کر جائیں اور اگر نماز جائز تھی تو پھر یہ لازم آتا ہے کہ موسیٰ کو حلال وحرام کا علم نہیں تھا اور نہ وہ یہ جانتے تھے کہ کس میں نماز جائز ہے اور کس میں نہیں؟ اور یہ کفر ہے، بات دراصل یہ ہے کہ موسیٰ کو اپنے اہل وعیال سے بہت محبت تھی تو ارشاد باری ہوا کہ اے موسیٰؑ اگر تمھاری محبّت میرے لیے خالص ہے تو اپنے اہل وعیال کی محبت کو دل سے نکال دو اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کی محبت نہیں ہونی چاہیے۔

سعد نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس بات میں کون سی رکاوٹ ہے کہ لوگ خود ہی اپنے لیے امام منتخب کریں؟ تو امام عالی مقام نے جواب دیا کہ امام کو مصلح ہونا چاہیے یا مفسد۔

قَالَ: مُصلِحٌ قَالَ: هَلْ يَجُوزُ اَنْ تَقَعَ خِيرَتُهُمْ عَلَى الْمُفسِدِ بَعْدَ أَنْ لاَ يَعْلَمَ اَحَدٌ مَا يَخْطُرُ بِبَالِ غَيْرِهٖ مِنْ صَلاحٍ أَوْ فَسَادٍ؟ قَالَ: يُمْكِنُ قَالَ: فَهِيَ الْعِلَّةُ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مُوسىٰ كَلِيمُ اللّٰهِ مَعَ وُفُورِ عَقْلِهٖ وَكَمَالِ عِلْمِهٖ وَنُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ، اِخْتَارَ ـ مِنْ اَعْيَانِ قَوْمِهٖ وَوُجُوْهِ عَسْكَرِهٖ لِمِيْقَاتِ رَبِّهٖ ـ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِمَّنْ لاٰ يُشَكُّ فِيْ اِيْمَانِهِمْ وَاِخْلاصِهِمْ فَوَقَعَتْ خَيرَتُهُ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ عَلىٰ مَا حَكَى اللّٰهُ تَعَالىٰ[٢٠٣] فَلَمَّا وَجَدْنَا اِخْتِيَارَ مَنْ قَدِ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَاقِعًا عَلىٰ الْاَفْسَدِ دُوْنَ الْاَصْلَحِ عَلِمْنَا أَنْ لاٰ اِخْتِيَارَ اِلَّا لِمَنْ يَعْلَمُ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، وَاَنْ لاٰ خَطَرَ لِاِخْتِيَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ـ بَعْدَ وُقُوْعِ خِيَرَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلىٰ ذَوِي الْفَسَادِ ـ لَمَّا أَرَادُوا اَهْلَ الصَّلاحِ.[٢٠٤]

﴿١٦٩﴾ (٢) مِمَّا كَتَبَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـــ جَوَابًا لِاِسْحَاقَ بْنِ يَعْقُوْبَ ـ اِلَى الْعَمْرِيْ: أَمَّا ظُهُوْرُ الْفَرَجِ فَاِنَّهُ اِلَى اللّٰهِ وَكَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِيْهَا اِلىٰ رُوَاةِ حَدِيْثِنَا، فَاِنَّهُمْ حُجَّتِيْ عَلَيْكُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ

وَاَمَّا الْمُتَلَبِّسُوْنَ بِاَمْوَالِنَا

تو سعد نے کہا مصلح، امامؑ نے فرمایا کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی مفسد کو منتخب کرلیں اس لیے کہ کسی کو نہیں معلوم کہ دوسرے کے دل میں کون سے خیالات آرہے ہیں ان کا تعلق صلاح سے ہے یا فساد سے۔ تو سعد نے کہا اس بات کا امکان تو ہے امامؑ نے فرمایا اسی وجہ سے لوگوں کو امام کے انتخاب کا اختیار نہیں دیا گیا۔

پھر فرمایا۔ یہ موسیٰ اللہ کلیم تھے جنہوں نے بھرپور عقل اور کمال علم اور نزول وحی کے بعد اپنی قوم کے برگزیدہ افراد اور لشکر کے نمایاں لوگوں میں سے میقات رب کے لیے ستّر (۷۰) افراد کو منتخب کیا، قرآن مجید میں جن کا تذکرہ موجود ہے۔ جن کے ایمان اور اخلاص میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جن افراد کو حضرت موسیٰؑ نے منتخب کیا تھا وہ سب کے سب منافق تھے۔ پس جب موسیٰؑ جیسے نبی و رسول جو اللہ کے محبوب اور کلیم اللہ تھے ان کا انتخاب بجائے درست ہونے کے غلط ہو گیا تو اس سے ہم پر یہ واضح ہوتا ہے کہ اختیار کا حق صرف اسی کو پہنچتا ہے جو دلوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ اب مہاجرین و انصار کا انتخاب کوئی وقعت نہیں رکھتا جب کہ انبیاء کے منتخب کردہ افراد بھی فاسد ہو سکتے ہیں۔ جب کہ انبیاء انھیں درست افراد سمجھ رہے تھے۔

﴿۱۶۹﴾ (۲) امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے سوالات کے جواب میں اپنے نائب خاص عمری کو لکھا۔ جہاں تک ظہور کا تعلق ہے تو اس کا علم اللہ کو ہے، وقت کا تعیّن کرنے والے جھوٹے ہیں۔ جب تمھیں نئی باتیں درپیش ہوں تو اس سلسلے میں ہماری احادیث کی روایت کرنے والوں سے رجوع کرنا اس لیے کہ وہ لوگ تم پر ہماری جانب سے حُجت ہیں اور میں حُجتِ خدا ہوں۔

اور وہ لوگ جو ہمارے اموال کے بارے میں شبہے میں پڑے ہوئے

فَمَنِ اسْتَحَلَّ مِنهَا شَيْئًافَأَكَلَ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ النِّيْرَانَ.
وَاَمَّا الْخُمسُ فَقَدْ اُبِيْحَ لِشِيْعَتِنَا وَجُعِلُوْا مِنْهُ فِىْ حَلٍّ اِلىٰ وَقْتِ ظُهُوْرِ أَمْرِنَا لِتَطِيْبَ وِلاٰدَتُهُمْ وَلاٰ تَخبُثُ
وَأَمَّا عِلّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاٰ تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤكُمْ﴾[٢٠٥] اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ آبَائِى اِلَّا وَقَدْ وَقَعَتْ فِىْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ لَطَاغِيَةِ زَمَانِهِ وَاِنِّىْ أَخْرُجُ- حِيْنَ أَخْرُجُ ـــ وَلاٰبَيْعَةَ لَأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيْتِ فِىْ عُنُقِى
وَاَمَّا وَجْهُ الْاِنْتِفَاعِ بِىْ فِىْ غَيْبَتِىْ: فَكَالاِنْتِفَاعِ بِالشَّمْسِ اِذَا غَيَّبَهَاعَنُ الْاَبْصَارِ السَّحَابُ وَاِنِّىْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ كَمَا اَنَّ النُّجُوْمَ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ.[٢٠٦]
قَالَ الْمُؤلِّفُ مُخَاطَبًا لِمَنْ اَلَّفَهَا لِاَجْلِه: فَهٰذِهِ دُرَّةٌ مِنْ بَحْرِ الْحِكْمَةِ جَمَعْتُهَا لَکَ وَأَتْحَفْتُهَا اِلىٰ عَالِى مَجْلِسِکَ الْمَنْظُوْرِ أَنْ تَكُوْنَ عِنْدَکَ مَشْكُوْرٌ.

ہیں تو ان میں سے جو بھی اسے حلال سمجھ کر کھا رہا ہے تو گو کہ وہ آگ کھا رہا ہے۔
جہاں تک خمس کا تعلق ہے تو اُسے ہمارے شیعوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے اور ہمارے امور کے ظہور تک اُسے حلال کر دیا گیا ہے تا کہ ان کی ولادت پاکیزہ ہو اور ان میں کوئی خباثت نہ آنے پائے۔
رہی غیبت کی علت، تو خداوند عالم نے فرمایا ہے: ﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا﴾ (مائدہ۔۱۰۱) ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر ہو جائیں تو تمھیں بری لگیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے آبا میں سے کوئی ایسا نھیں گذرا مگر اس کی گردن میں اپنے زمانے کے سرکش کی بیعت رہی، لیکن جب میں ظاہر ہوں گا تو کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی۔
جہاں تک یہ سوال ہے کہ دوران غیبت میرا وجود کس طرح منفعت بخش ہے تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سورج بادلوں کے پیچھے چھپ کر لوگوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے اور میں زمین پر رہنے والوں کے لیے اسی طرح امان کا سبب ہوں جس طرح ستارے آسمانی مخلوق کے لیے باعث امان ہیں۔
مولف کتاب نے جس کی فرمائش پر یہ کتاب مرتب کی تھی اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ یہ بحر حکمت کے موتی ہیں جنھیں میں نے تمھارے لیے جمع کیا ہے اور تمھاری بزم معلّٰی کے لیے ایک تحفہ قرار دیا ہے، امید ہے کہ تمھیں یہ موتیوں کی مالا پسند آئے گی۔

❁❁❁

حوالہ جات

۱ نزهة الناظر: ۱۲۵/٤۱، بحار الانوار: ۳/۱٦٦/۷۷ و راجع العلم و الحكمة فی الكتاب والسنة :۳٤۷، باب خصائص العلماء/ أمناء الله.

۲ من لا يحضره الفقيه: ٥۸۳۹/۳۹٤/٤، نثر الدرّ: ۱٦٥/۱، نزهة الناظر: ۹/۱۱، روضة الواعظين: ۳۷٦، بحار الانوار: ۳/۱٦٦/۷۷

۳ نزهة الناظر: ۳٤/۱٦، المعجم الأوسط للطبرانی: ٥۰۲٥/۱۸٦/٥، مجمع الزوائد: ۲٤۷/۱۰ بحار الانوار: ۳/۱٦٦/۷۷

٤ نثر الدرّ: ۱٥٦/۱، نزهة الناظر: ۳٥/۱۷، بحار الانوار: ۳/۱٦٦/۷۷

٥ نزهة الناظر: ٤٤/۱۹، تنبيه الخواطر "مجموعة ورّام": ٥۲/۱ وفيه: "من حسن عبادة الله"، عوالیی اللآلیی: ۹/۲۷/۱ وفيه: "رأس العبادة الظن بالله"، بحار الانوار: ۳/۱٦٦/۷۷

٦ قرب الاسناد: ۲۱۰/٦٦، تحف العقول: ۳٦ كلاهما نحوه، نثر الدر: ۱٥۳/۱، نزهة الناظر: ۱۰۲/۳۳، معدن الجواهر: ۳۱، بحار الانوار: ۱٦/٤٤/۲

۷ لم نجده فيی شيیء من كتب حتی بحار الانوار ولكن راجع: عيون اخبار الرضاؑ: ۲۷/۱۲/۲، الجعفريات: ۱٥۱

۸ المواعظ العددية: ۲٦۲ نحوه

۹ كمال الدين: ۳۲/۲۸۱، دعوات الراوندی: ۹۲/۳۸ كلاهما نحوه، وراجع: بحار الانوار: ۲۳٤/۳۷۲/۳٦

۱۰ قال العجلونیی- بعد نقل الحديث بهذا اللفظ: "الشَّفَقَةُ عَلَىٰ خَلْقِ اللّٰهِ تَعْظِيمٌ لِأَمْرِ اللّٰهِ"- : قال الحافظ شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوی فی المقاصد الحسنة فی بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الالسنة: لاعرفه بهذا اللفظ، ولكن معناه صحيح. وقال المولی عليی القادی كتابه "الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة": هومن كلام بعض المشايخ حيث قال: مدار الامر على شينين: التعظيم لِأمر الله، والشفقة على خلق الله، انتهی. وقال محمد نجم الدين الغزیی فيی كتابه "اتفاق ما يحسن من الاخبار الدائرة على

الالسن":لیس بحدیث.فراجع کشف الخفاء ومزیل الالباس:۲/۱۱/۱۵۵۸

۱۱ الاحتجاج:۱/۱۷۲/۳۶،کفایة الاثر:۱۳۷ .وراجع:اهل البیت فی الکتاب والسنة:۱۲۶: باب عدل القرآن

۱۲ ورد صدر الحدیث فی مصادر کثیرة فراجع بحار الانوار:۴۰/۲۰۰ /الباب ۹۴"مدینة العلم والحکمة"وورد ذیله نحوًا فیی المناقب لا بن شهر آشوب:۳/۲۶۷

۱۳ نثرالدر:۱/۲۵۷. عوالی اللآلی:۱/۲۹۳/۱۷۶، بحار الانوار:۷۷/۱۶۶/۲عن عوالی اللآلی،کنز العمال:۱۳۵۸۱

۱۴ قال المصنف۔ بعدذکر الحدیث۔:"صدق رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه واله وسلّم تسلیمًا کثیرًا"ولکن نسب نحو الحدیث الی اردشیرین بابك،فراجع شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۴۱

۱۵ تحف العقول:۳۶۸ عن الامام الصادقؑ،نثرالدر:۱/۱۵۱،نزهة الناظر:۳۹/۱۲۰،غرر الحکم:۱۰۸۹۱ عن الامام علیؑ نحوه؛ بحار الانوار:۷۴/۱۹۸/۳۴

۱۶ الامالی للصدوق:۹۱/۶۴،روضة الواعظین:۱۳،بحار الانوار:۱/۱۹۸/۱عن الامالی للصدوق

۱۷ فی نسخة"أ":"الاعتداء" وفه نسخة"ب":"الاعتدال"،وما اثبتناه هوالموافق لماورد فیی اکثر المصادر فراجع:نزهة الناظر:۱۱۷/۵۹وبحار الانوار:۶/۳۰/۳۶وج۷۳/۳۶۵/۹۷ ونقل عن التذکرة لابن حمدون:"الائتلاء"وهومناسب لما وردفیی ذمّ التألی علی الله فراجع:بحار الانوار:۷۸/۲۰۹/۸۶

۱۸ الاعراف:۹۹

۱۹ الارشاد:۲/۲۰۵، نزهة الناظر:۱۱۷/۵۹ کنز الفوائد:۲/۳۳ وکلها عن الامام الصادقؑ، تحف العقول: ۴۵۶ عن الامام الجوادؑ

۲۰ نزهة الناظر:۳۸/۵۵، بحارالانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۱ من لا یحضر الفقیه:۴/۳۹۲/۵۸۳۴، تحف العقول:۸۲، نزهة الناظر:۵۹/۴۱، بحار الانوار:۷۴/۴۰۰/۴۱

۲۲ نهج البلاغة: الکتاب ۳۱، تحف العقول:۸۳، بحار الانوار:۷۴/۸۹/۹۳

۲۳ خصائص الائمةؑ:۱۱۷،غررالحکم:۹۶۷۸۶،بحار الانوار:۷۳/۱۹۸/ ۳۴

۲۴ کلمات علیّة غراء:۹۶/۵۹،جامع الاخبار:۲۴۷/۶۳۳ عن رسول اللهﷺ،بحار

الانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۵ غرر الحکم:۱۲۱۹،بحار الانوار:۷٤/۱۹۸/۳٤

۲٦ نثر الدرّ:۱/۳۳۳،نزهة الناظر:٦۳/٤٤،شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید: ۲۰/۲۸۱/۲۳۱،بحار الانوار:۷٤/۱۹۸/۳٤

۲۷ تحف العقول:۸۹،نزهة الناظر:٦۲/٤۳،بحار الانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۲۸ روضة الواعظین:۵۳۵،بحار الانوار:٦/۱۳۷/٤۳

۲۹ دستور معالم الحکم:۱۰۰،بحار الانوار:۷۸/۸۹/۹۳

۳۰ دستور معالم الحکم:۱۰۰-۱۰۱

۳۱ الغمر:الجاهل الغر الذی لم یجرب الامور(لسان العرب:۵/۳۲)

۳۲ دستور معالم الحکم:۱۰۱

۳۳ لم نجده فی شیء من المصادر

۳٤ بحار الانوار:۷۸/۸۹/۹۳ وراجع عدة الداعی

۳۵ نثر اللالی:۲۷باب الباء،نظم نثر اللالی:۲۸۳/۱۳

۳٦ کلمات علیة غراء:۹۷/۵۹،نثر اللالی:۲۸ باب الثاء،وراجع بحار الانوار:۷۵/۳۳۱/٦۵

۳۷ کلمات علیة غراء:۹۷/۵۹،نثر اللالی:۲۸ باب الثاء،وراجع بحار الانوار:۷۵/۳۳۱/٦۵

۳۸ المواعظ العددیة:٦۱،نثر اللالی:۳۰ باب المیم وراجع:جامع الاخبار:۱۱۱/۱۹٦

۳۹ المواعظ العددیة:٦۱،نثر اللالی:۳۰ باب المیم وراجع:جامع الاخبار:۱۱۱/۱۹٦

٤۰ نزهة الناظر:۷۱/۱،العدد القویة:۳۷/۳۳،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

٤۱ تحف العقول:۲۲۵،نثر الدر:۱/۳۳۳،نزهة الناظر:۷۱/۳،العدد،القویة:۳۷/۳٤، بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

٤۲ نزهة الناظر:۷۱/٤،غرر الحکم:۷۹۵۸ عن الامام علیؑ،العدد القویة:۳۷/۳۵،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

٤۳ نزهة الناظر:۷۲/۷،العدد القویة:۳۷/۳۸،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

٤٤ نزهة الناظر:۷۲/۸شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:۲۰/۳۲۸/۷۵٦،بحار الانوار:۷۸/۱۱۵/۱۱

٤۵ الکافی:۱/۲۸/۳٤عن الامام علیؑوج۲/٦۰۰/۵عن الامام الصادقؑ،نثر الدر:۱/۳۲۸ وفیه:"فان التکفیر"نزهة الناظر:۷۳/۱۸اعلام الدین،بحار الانوار۷۸/۱۱۵/۱۱

٤٦ نزهة الناظر ٢٧/٧٦، اعلام الدين: ٢٩٧، بحار الانوار: ٣٤/١٩٨/٧٣

٤٧ اعلام الدين: ٢٩٧، شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید: ٢٠/٢٩٨//٤٠٨، بحار الانوار: ١١/١١٥/٧٨

٤٨ نثر الدر: ١/٣٣٤، کشف الغمة: ٢/٢٤٣ وفيها "فتحور نقمًا" وفی غرر الحکم: ٣٥٩٩ واعلام الدين: ٢٩٨ ونزهة الناظر: ٦/٨١ "فتحول نقمًا"، بحار الانوار: ٩/١٢٦/٧٨ وليس فيه "فتجوزوا النعم"

٤٩ نثر الدر: ١/٣٣٤، نزهة الناظر: ٦/٨١، کشف الغمة: ٢/٢٤٢ وفيه "اوصل الناس" بدل "افضل الناس"، بحار الانوار: ٤١/٤٠٠/٧٤

٥٠ الاستدراج من السنن الالهية، وهو أن يزيد الله نعمه على العبد عقيب عصيانه بدلا عن عقوبته فيغفل بذلك عن التوبة، راجع فی هذا الشان: سورة الاعراف: ١٨٢، القلم: ٤٤، وراجع ايضًا الکافی: ١/٤٥٢/باب الاستدراج

٥١ نثر الدر: ١/٣٣٦، نزهة الناظر: ٨٣/١٠، کشف الغمة: ٢/٢٤٣، بحار الانوار: ٩/١٢٨/٧٨

٥٢ نزهة الناظر: ١١/٨٣، کنز الفوائد: ٢/٣٥ وفيه منسوباً الى بطليموس، بحار الانوار: ٩/١٢٧/٧٨

٥٣ نزهة الناظر: ١٧/٨٤، اعلام الدين: ٢٩٨ نحوه، بحار الانوار: ٩/١٢٧/٧٨

٥٤ نزهة الناظر: ٢/٨٩، کشف الغمة: ٢/٣٤٠ اعلام الدين: ٢٩٩، بحار الانوار: ٥/١٤٢/٧٨

٥٥ فی نسخة "ب": "عتب الناس"

٥٦ نزهة الناظر: ٣/٨٨، اعلام الدين: ٢٩٩، بحار الانوار: ٥/١٤٢/٧٨

٥٧ نزهة الناظر: ١٣/٩١، اعلام الدين: ٢٩٩، بحار الانوار: ٥/١٤٢/٧٨

٥٨ الامالی للصدوق: ٧١٨/٥٣١، نزهة الناظر: ٥/٩٠، بحار الانوار: ٦٩/١٥٥/٧١

٥٩ کنز الفوائد: ١/١٩٤، نزهة الناظر: ٢٠/٩٣، بحار الانوار: ٧/٦٦/٧٥

٦٠ نزهة الناظر: ١٩/٩٢، کشف الغمة: ٣/١٣٧، عن الامام الجوادؑ عن آبائه عن امير المومنينؑ، اعلام الدين: ٣٠٠، بحار الانوار: ٦٩/١٥٥/٧١

٦١ تحف العقول: ٢٣٤ عن الامام الحسنؑ، نزهة الناظر: ٢٧/٩٤، اعلام الدين: ٣٠٠، بحار الانوار: ٥/١٤٢/٧٨

٦٢ نثر الدر: ١/٢٤٣، نزهة الناظر: ٢٥/٩٣، اعلام الدين: ٣٠٠، بحار الانوار: ٥/١٤٢/٧٨

٦٣ الخصال: ٤/٢٦٩، بحار الانوار: ١٥/٢٩٣/٦٧

٦٤ فی نسخة'ب''تقرب''

٦٥ نثر الدر: ١/٣٤٣،نزهة الناظر:١٥/٩٩، كشف الغمة: ٢/٣٦٠، كنز الفوائد: ١/٥٥ نحوه، بحار الانوار: ٣٤/١٨٨/٧٨

٦٦ تکرر لفظ''التعایش''فی کلتاالنسختین،وماأثبتنا من نسخة الجباعی والمصادر الاخری

٦٧ البیان والتبیین: ١/٨٤ وفیه''مل ء مکیال''بدل''مثل میکال''،تحف العقول: ٣٥٩عن الامام الصادقؑ،نثر الدر: ١/٣٤٤،نزهة الناظر: ١٠٠/١٨، کشف الغمة: ٢/٣٦٢، بحار الانوار: ٣٤/١٦٧/٧٤

٦٨ نزهة الناظر: ١٠١/٢٣، بحار الانوار: ٣٥/١٨٨/٧٨ وفی کلیهما''قبیحة''بدل''جهل'' وفی نسخة الجباعی''قحة''

٦٩ نثر الدر: ١/٤٠٦،نزهة الناظر: ٣٧/١٠٥، بحار الانوار: ٣٦/١٨٨/٧٨

٧٠ الکافی: ٢/٣٣٤/٢٢عن الامام الصادقؑ، بحار الانوار: ٣٨/١٨٨/٧٨

٧١ الکافی: ٢/٦١٦، بحار الانوار: ٧٠/١١٢عن الامالی للصدوق

٧٢ تحف العقول: ٢٩٤،مشکاة الانوار: ١٨٧٢/٥٥٤،بحارالانوار: ٣٨/١٨٨/٧٨

٧٣ الکافی: ١/٥٢/١٣،مشکاة الانوار: ٧٢٩/٢٥٠،وفیها:''حدیثنا''بدل:''کلامنا''، بحارالانوار: ٢/١٥٠/٢٨ نقلاً عن مجموعة الجباعی عن خط الشهیدنقلاً عن خط قطب الدین الکیدری

٧٤ نزهة الناظر: ١٠٧/١٢، بحار الانوار: ١٠٢/٢٢٨/٧٨وفیهما:''الصدق جلیسه''

٧٥ نزهة الناظر: ١٠٨/١٥،اعلام الدین: ٣٠٣، بحار الانوار: ١٠٣/٢٢٨/٧٨

٧٦ الکافی: ٢/١٢٢/٦نحوه،نزهة الناظر: ١٠٨/١٦،اعلام الدین: ٣٠٣، بحار الانوار: ٢٠/١٢٣/٧٥

٧٧ نثر الدر: ١/٣٥٤،نزهة الناظر: ١١٠/٣٠،کشف الغمة: ٢/٤١٨، بحار الانوار: ١٠٤/٢٢٨/٧٨

٧٨ نزهة الناظر: ١١٠/٣١، اعلام الدین: ٣٠٣،عوالی اللآلی: ٤/١٠٥/١٥٥عن الامام علیؑ بحار الانوار: ٨١/١٠٣/٩٢

٧٩ فی کلتا النسختین:''ینال''،والظاهر آنه تصحیف''سأل''ویدل علیه ورودها کذلك فی کل المصادر

٨٠ نزهة الناظر: ١١٠/٣٢،عیون الحکم: ٤٤١/٧٦٨٠عن الامام علیؑ،عدة الداعی: ١٤٠،

اعلام الدین :٣٠٣،بحار الانوار:١١٣/٢٧٧/٧٨عن الاربعین للشهید ولم نجده فیه و١١/٣٢٧/٩٣ عن عدة الداعی

٨١ نزهة الناظر:٣٣/١١١،بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٨٢ نزهة الناظر:٣٦/١١١، اعلام الدین :٣٠٣، بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٨٣ نزهة الناظر:٣٨/١١٢، اعلام الدین :٣٠٣، بحار الانوار:٤/٦٢/٢

٨٤ نزهة الناظر:٤٢/١١٢، اعلام الدین :٣٠٣، بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٨٥ نزهة الناظر:٤٥/١١٢، احکمة الخالدة: ١١٠، بحار الانوار:٢٨/١٨٠/٧٤

٨٦ نزهة الناظر:٤٨/١١٣، تنبیه الخواطر "مجموعة ورّام":٢٣٢/٢عن اکثم بن صیفی، بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٨٧ نزهة الناظر:٤٩/١١٣، بحار الانوار:٣٧/١٠٤/٧٥،وراجع:شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید:٢٧١/٢

٨٨ فی کلتاالنسختین:"یمیت"،والصحیح ماائبتناه کمافی نزهة الناظروالبحار

٨٩ نزهة الناظر:٥١/١١٣،اعلام الدین:٣٠٤،بحار الانوار:٤٢/٤٧/٨٧

٩٠ الکافی:١٧٠/١٦٢/٨وفیه:"ان الله یعذب الستة" تحف العقول:٢٢٠کلاهماعن الامام علیؑ،نثر الدر:٢٥٥/١،نزهة الناظر:٥٣/١١٥،کشف الغمة:٤١٨/٢،بحار الانوار:٢٧/١٩٨/٧٢

٩١ نزهة الناظر:٥٤/١١٥ وفیه:"من عاقب علی کل ذنب کثر تعبه"،اعلام الدین:٣٠٣، بحار الانوار:١١٣/٢٢٨/٧٨عن الاربعین للشهید وفیه:"کثرتبعته"ولم نجد الحدیث فی الاربعین وراجع:ارشاد القلوب:١٨٦،تنبیه الخواطر "مجموعة ورام":٧٣/١ وفی کل المصادر:"لم یرض من صدیقه بایثاره علی نفسه"

٩٢ نثر الدر:٣٥٧/١،نزهة الناظر:٥٦/١١٦،کشف الغمة:٤٢٠/٢ بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٩٣ نثرالدر:٣٥٢/١،نزهة الناظر:٦٠/١١٨، کشفت الغمة:٤١٥/٢، بحار الانوار:١٠٥/٢٢٨/٧٨

٩٤ التوحید:٢/٣٦٥،الارشاد:٢٠٤/٢،نزهة الناظر:٦١/١١٨،مختصر بصائر الدرجات:١٣٤، بحار الانوار:١٠٦/٢٢٨/٧٨

٩٥ الارشاد:٣٠١/١عن الامام علیؑ،نزهة الناظر:٦٥/١١٩، بحار الانوار:١٠٦/٢٢٨/٧٨

٩٦ نثر الدر:١/٣٥٣،نزهة الناظر:٦٩/١٢٠،كشف الغمة:٢/١٧/٤وفيه"لسان شكر الاوائل" الكافى:٤/٢٤/٥وصدره هكذا:"ماتوسل الى احد بوسيلة والاتذرع بذريعة اقرب الى مايريده منى من رجل سلف اليه منى يد..." بحار الانوار:٧٤/٤٠٠/٤١

٩٧ فى نسخة"ب"ونزهة الناظر:"ذنبك"بدل"دينك"

٩٨ الكافى:١/٥٠/١١،المحاسن:١/٣٧٥/٧٨٨،الخصال:٨٧/٢٣٩،الارشاد:٢/٢٠٣، الامالى للطوسى:١٣٥١/٦٥١/وكلها عن الامام الصادقؑ،نزهة الناظر:١/١٢١،كشف الغمة:٣/٤٥، بحار الانوار:٧٨/٣٢٨/٥ والاخيرين عن التذكرة لابن حمدون عن الامام الكاظمؑ

٩٩ نزهة الناظر:١٢٢/٤وفيه"ليس من عمله" بحار الانوار:١/٢١٨/٤٠

١٠٠ نزهة الناظر:١٢٣/٧وفيه"المعروف يتلوه معروف غل..."غررالحكم:١٧٧٣،شرح نهج البلاغة لابن ابى الحديد:٢٠/٣٢٧/٧٤٠والاخرين عن الاما علىؑ، بحار الانوار:٧٥/٤٣/١٠

١٠١ نزهة الناظر:١٢٣/٨، غررالحكم:٧٥٧٧عن الامام علىؑ،اعلام الدين:٣٠٥، بحار الانوار:٧٨/٣٣٣/٨

١٠٢ نزهة الناظر:١٢٣/١٣، غررالحكم:٨٩٥٦عن الامام علىؑ وفيه "من لزم المشاوة"،شرح نهج البلاغة لابن ابى الحديد:٢٠/٣٤٣/٩٤٠، بحار الانوار:٧٥/١٠٤/٣٧

١٠٣ الوله:الحزن اوذهاب العقل حزنا والحيرة والخوف(القاموس المحيط:٤/٢٩٥)،وفى كلتاالنسختين ونزهة الناظر واحد نقلى بحار الانوار(٧٨/٣٣٣/٩٨:"ولده"والظاهر انه تصحيف

١٠٤ نزهة الناظر:١٢٤/١٨، بحار الانوار:٧٤/١٩٨/٣٤

١٠٥ نزهة الناظر:١٢٤/١٨، اعلام الدين:٣٠٥، بحار الانوار:٧٤/١٩٨/٣٤

١٠٦ نزهة الناظر:١٢٥/٢١،وفيه "مااستسب اثنان"اعلام الدين:٣٠٥، بحار الانوار:٧٨/٣٣٣/٨

١٠٧ هذااشارة الى مبارزة حمزة بن عبدالمطلب وعبيدة بن الحارث وعلى بن ابى طالبؑ مع عتبة بن ربيعة واخيه شيبة بن ربيعة ابنه الوالبد بن عتبة فى غزوة بدر الكبرى،فراجع تاريخ الطبرى:٢/٤٤٥،سيره ابن هشام:٢/٢٧٧،الكامل فى التاريخ:١/٥٣١

١٠٨ نزهة الناظر:١٢٥/٢٢،المناقب لابن شهر آشوب:٤/٣١٦،اعلام الورى:٢٩٧،اعلام

الـديـن: ۳۰۵وکـلـهـا مـع زيـادة بـحـار الانـوار: ۱۹/۱۷۶/٤۸ عـن الـسيـد المرتضی فی الـغـرروصـدره هـكـذا: عَن ابی عبدِاللّٰهِ بِاِسنادِهٖ عَن اَيّوب الهاشِمیّ انَّهُ حَضَرَ بابَ الرَّشيدِ رَجُلٌ يُقالُ لَهُ: نَفيعٌ الاَنصارِیُّ، وحَضَرَ موسَی بنُ جَعفَرٍ عَلیٰ حِمارٍ لَهُ، فَتَلَقّاهُ الحاجِبُ بالاِكرامِ، وعَجَّلَ لَهُ بِالاِذنِ، فَسَألَ نَفيعٌ عَبدَالعَزيزِ بنِ عُمَرَ: مَن هٰذَاالشَّيخُ؟ قالَ: شَيخُ آلِ ابي طالِبٍ، شَيخُ آلِ مُحَمَّدٍ، هٰذا موسَی بنُ جَعفرٍ قالَ: مارَاَيتُ اعجَزَ من هؤُلاءِ القَومِ: يَفعَلونَ هٰذا بِرَجُلٍ يَقدِر ان يُزيلَهُم عَنِ السَّريرِ، اماان خَرَجَ لَاَسوأَنَّهُ فَقالَ لَهُ عَبدُ العَزيزِ: لايَفعَل: فَاِنَّ هؤُلاءِ اهلُ بَيتٍ قَلَّما تَعَرَّضَ لَهُم احَدٌ فِی الخِطابِ الاَّ وَسَموهُ فِی الجَوابِ سِمَةً يَبقیٰ عارُها عَلَيهِ مَدَی الدَّهرِ

قالَ: وخَرَجَ موسیٰ واخَذَ نَفيعٌ بِلِجامِ حِمارِهٖ وقالَ: مَن انتَ يا هٰذا؟ قالَ: ياهٰذا، ان كُنتَ تُريدُ النَّسَبَ...

۱۰۹ نزهة الناظر: ۱۲٦/۲۳مع زيادة، اعلام الدين: ۳۰٦، بحار الانوار: ۹/۳۳٤/۷۸

۱۱۰ عيون اخبار الرضاؑ: ۱/۱۱٤/۱، نزهة الناظر: ۱۲۷/۳، اعلام الدين: ۳۰۷، بحار الانوار: ۱۰/۳٥٦/۷۸

۱۱۱ نزهة الناظر: ۱۲۷/٤، العدد القوية: ۲۹۸/۲٦، بحار الانوار: ۱۰/۳٥٦/۷۸

۱۱۲ نزهة الناظر: ۱۲۸/٥، كشف الغمة: ۳/۱۰۰، العددالقوية: ۷/۲٦، بحار الانوار: ۱۰/۳٥٦/۷۸ عن الدرة الباهرة وفی كلها: "ادراع البغی" وج۷۸/۳٤۹/۷ عن التذكرة لابن حمدون وفيه: "ادراء البغی"

۱۱۳ نزهة الناظر: ۱۲۹/۱۱، العدد القوية: ۲۹۷/۲٦، اعلام الدين: ۳۰۷ وفی كلها: "الاسترسال بالانس"، بحار الانوار: ۷٤/۱۸۰/۲۸

۱۱٤ نزهة الناظر: ۱۲۹/۱۳، العددالقوية: ۲۹۷/۲۸وفيه "المسكنة" بدل: "المسالة"، بحار الانوار: ۹٦/۱٥۷/۳٥

۱۱٥ نزهة الناظر: ۱۲۹/۱٤، العددالقوية: ۲۹۷/۲۷، اعلام الدين: ۳۰۷، بحار الانوار: ۷۸/۳٥٦/۱۲عن اعلام الدين

۱۱٦ نزهة الناظر: ۱۲۹/۱۷، كشف الغمة: ۳/۱۰۰، العددالقوية: ۲۹۷/۲۹، شرح نهج البلاغة لابن ابی الحديد: ۱۱/۳٤، بحار الانوار: ۱۰/۳٥۱/۱۱

۱۱۷ نثر الدر: ۱/۳٦۱، نزهة الناظر: ۱۳۰/۱۸، العددالقوية: ۲۹۸/۳۰، اعلام الدين: ۳۰۷، بحار الانوار: ۷۰/۳۱۹/۳۳وفی كلها: "متبرم" بدل: "مستبرم"

۱۱۸ الحجر:۸۵

۱۱۹ الامالی للصدوق:۵۴۷/۴۱۶عن الامام زین العابدینؑ،نثر الدر:۱/۳۶۴،نزھة الناظر:۱۹/۱۳۰،کشف الغمة:۹۹/۳، بحار الانوار:۷۴/۴۲۷/۷۱

۱۲۰ نثر الدر:۳۶۲/۱،نزھة الناظر:۲۰/۱۳۱،کشف الغمة:۹۷/۳،اعلام الدین:۳۰۷، بحار الانوار:۱۲/۳۵۱/۱۰

۱۲۱ غافر:۸۴

۱۲۲ نثر الدر:۳۶۱/۱،نزھة الناظر:۲۱/۱۳۱،کشف الغمة:۹۶/۳،بحار الانوار:۱۳/۳۵۱/۱۰

۱۲۳ فی نسخة"أ":"بالتحذر"

۱۲۴ نزھة الناظر:۲۵/۱۳۳وفیہ"اصحب السلطان بالجد"،العددالقویة:۳۴/۲۹۹، بحار الانوار:۳۴/۱۶۷/۷۴

۱۲۵ فی کلتاالنسختین:"امام ذلك"،والصحیح ماأثبتناہ کمافی جمیع المصادر الأُخریٰ

۱۲۶ نزھة الناظر:۲۷/۱۳۳وفیہ:"کالاھتمام بالشیء"، العددالقویة:۳۵/۲۹۹، اعلام الدین:۳۰۷،بحار الانوار:۷۵/۱۲۶/۵،وراجع المحاسن:۸۳۹/۳۸۰/۱

۱۲۷ فی نسختة"أ":یصنع"

۱۲۸ فینسخة"ب":"ینجو"کنزھة الناظر

۱۲۹ نزھة الناظر:۱/۱۳۴،کشف الغمة:۱۵۸/۳، اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۰ نزھة الناظر:۱/۱۳۴،کشف الغمة:۱۵۸/۳، اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۶۹/۱۵۵/۷۱

۱۳۱ فی نسخة"أ":"من عمل بغیر علم مافسد اکثر ممایصلحہ"

۱۳۲ المحاسن:۱۵۸/۳۱۴/۱،تحف العقول:۴۷کلاھما عن رسول اللہؐ،نزھة الناظر:۱/۱۳۴،مع تفاوت یسیر، کشف الغمة:۱۵۸/۳، اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۳ نزھة الناظر:۲/۱۳۴،کشف الغمة:۱۵۸/۳، مشکاة الانوار:۱۵۰۵/۴۴۸،عن الامام الصادقؑ، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

۱۳۴ نزھة الناظر:۳/۱۳۴، اعلام الدین:۳۰۹، بحار الانوار:۴/۳۶۳/۷۸

١٣٥ نزهة الناظر: ١٣٥/٥،اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٣٦ ایضاً

١٣٧ ایضاً

١٣٨ نزهة الناظر: ٦/١٣٥، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٣٩ نزهة الناظر: ٧/١٣٥وفيه: "لاتنتقال عثرته"،اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٠ نزهة الناظر: ١٣٦/٩، ١٠، اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤١ ایضاً

١٤٢ نزهة الناظر: ٨/١٣٥، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٣ نزهة الناظر: ١٢/١٣٦،اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٤ نزهة الناظر: ١٦/١٣٦،شرح نهج البلاغة لابن ابى الحديد: ٦٨٦/٣٢١/٢٠عن الامام علیؑ، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٥ الحديث فى نسة"أ"هكذا: "المومن غناء عن الخلق"

١٤٦ تغف العقول: ٨٩عن الامام علیؑ،نزهة الناظر: ١٧/١٣٧، اعلام الدين: ٣٠٩، تنبيه الخواطر "مجموعةورّام: ١٦٩/١عن الامام علیؑ،بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٧ نزهة الناظر: ١٨/١٣٧، اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٨ نزهة الناظر: ١٩/١٣٧، اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٤٩ نزهة الناظر: ٢٠/١٣٧، اعلام الدين: ٣٠٩، بحار الانوار: ٤/٣٦٣/٧٨

١٥٠ نزهة الناظر: ١/١٣٨، اعلام الدين: ٣١١، غررالحكم: ٨٤٩١،نثرالدر: ٢٧٩/١وكلتا الاخيرتين عن الامام علیؑ، بحار الانوار: ٣/٣٦٨/٧٨

١٥١ نثرالدر: ٩٧/١،نزهة الناظر: ٧/١٣٨،تنبيه الخواطر "مجموعة ورّام": ٣٢/٢، بحار الانوار: ٣/٣٦٨/٧٨

١٥٢ نثرالدر: ٩٧/١،نزهة الناظر: ١/١٣٨،وراجع:تحف العقول: ٢٢٥، بحار الانوار: ٣/٣٦٨/٧٨

١٥٣ نزهة الناظر: ١٣٩/٩، ١٠، اعلام الدين: ٣١١، بحار الانوار: ٣/٣٦٨/٧٨

١٥٤ ایضاً

١٥٥ فى كلتاالنسختين: "اقبل على ماشانك"،وفى نزهة الناظر: "واك على مافى شفتك"وما

اثبتناه مطابق لاحد نقلى بحار الانوارعن الدرّة الباهرة(٧٣/ ٢٩٥/ ٤)،وهوالاوفق بالااستعمال

١٥٦ نزهة الناظر: ١٣٩/ ١٣، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣ .

١٥٧ تحف العقول: ٤١٤عن الامام الكاظمؑ،نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٥، اعلام الدين: ٣١١، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٥٨ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٤وفى صدرة:"لرجل ذمّ اليه ولداً"،اعلام الدين: ٣١١، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٥٩ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٦، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٠ ايضاً

١٦١ وفى النسخة"أ"المجز صارف عن طلب العلم راع الى المقت"،وماثبتناه من نسخة الجباعى بحار الانوار: ٧٢/ ١٩٩/ ٢٧و٧٨/ ٣٦٩/ ٣

١٦٢ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٦،وفيه"داع الى التخبط فى الجهل"، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٣ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٦،عوالم العلوم: ٢/ ٢٤/ ٥٩، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٤ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٦،بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٥ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٧،اعلام الدين: ٣١١وفيه:"الهزل"بدل"الهزء"، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٦ نزهة الناظر: ١٤٠/ ١٧،وفيه:"العقب يعقب القلة"، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٦٨/ ٣

١٦٧ نزهة الناظر: ١٤١/ ١٨، اعلام الدين: ٣١١، بحار الانوار: ٧٨/ ١٧٢/ ٥عن اعلام الدين

١٦٨ نزهة الناظر: ١٤٢/ ٢٨، اعلام الدين: ٣١٢،وراجع:تحف العقول: ٣٥٧،نهج البلاغة:الحكمة١١٤، بحار الانوار: ٧٥/ ١٩٧/ ١٧

١٦٩ نزهة الناظر: ١٤٢/ ٢٩، اعلام الدين: ١٢وزاد فيه:"ولاالوفاء لمن غدرت به"،ارشاد القلوب: ١٣٥، بحار الانوار: ٧٤/ ١٨٢/ ٨

١٧٠ نزهة الناظر: ١٤٤/ ٣، اعلام الدين: ٣١٣، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٧٧/ ٣

١٧١ نزهة الناظر: ١٤٤/ ٤،وفيه"كفاك ادباًلنفسك"،كنز الفوائد: ٢/ ٩٣،نهج البلاغة:الحكمة٣٦٥كلاهماعن الامام علىؑ،نحوه،وراجع الخصال: ٥٧٠/ ١،بحارالانوار: ٦٩/ ٤٠٧/ ١١٥

١٧٢ نزهة الناظر: ١٤٥/ ٥، اعلام الدين: ٣١٣، بحار الانوار: ٧٨/ ٣٧٧/ ٣

۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۳ نزهة الناظر:۶/۱۴۵، اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۴ فی کلتاالنسختین:"نسب"،والصحیح مااثبتناه کمافی بحار الانوارو اعلام الدین
۱۷۵ نزهة الناظر:۷/۱۴۵، اعلام الدین:۳۱۳، وزاد فی آخره:"وذکراحسانك"،بحار الانوار: ۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۶ نزهة الناظر:۸/۱۴۵، اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۷ نزهة الناظر:۹/۱۴۵، غرر الحکم:۴۸۰۵عن الامام علیؑ،اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۸ نزهة الناظر:۱۱/۱۴۵، عدة الداعی:۲۰۸،اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار: ۳/۳۷۷/۷۸
۱۷۹ نزهة الناظر:۱۲/۱۴۵، غررالحکم:۹۰۸۰عن الامام علیؑ، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۸۰ نزهة الناظر:۱۳/۱۴۶،۱۴،۱۵، اعلام الذین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۸۱ ایضاً نزهة الناظر:۱۴/۱۴۶
۱۸۲ ایضاً نزهة الناظر:۱۵/۱۴۶
۱۸۳ زید بعد نقل الخبر:الظاهر ائنه علیه السلام یعنی ان طلب الدنیا کالنوم وما یصیر منهاکالعحلم:وفی نزهة الناظر"...مایظفر به کالحلم"
۱۸۴ نزهة الناظر:۱۶/۱۴۶، اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۸۵ نزهة الناظر:۱۷/۱۴۶، اعلام الدین:۳۱۳، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۸۶ فی نسخة"أ":"تهیته"،وفی نسخة"ب":"تحیته"،وما اثبتناه من نسخة الجباعی کما فی بحار الانوار ونز الناظر واعلام الدین
۱۸۷ فی کلتا النسختین:"حبیبته"،والظاهر انه تصحیف"حلیته"او"جبلته"واما اثبتناه من نسخة الجباعی وبحار الانواراعیان الشیعة وهوالاوفق بالمعنی
۱۸۸ فی کلتاالنسختین:"تخصص"بدل:"تحص"وما اثبتناه هوالذی استظهر ناه من نسخة الجباعی کمافی بحارالانوارونزهة الناظرواعلام الدین
۱۸۹ نزهة الناظر:۲۳/۱۴۷، اعلام الدین:۳۱۴، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۹۰ نزهة الناظر:۲۲/۱۴۷، بحار الانوار:۳/۳۷۷/۷۸
۱۹۱ فی کلتاالنسختین:"کامنًا"ومااثبتناه هوالصحیح کمافی بحارالانوار ونزهة الناظر
۱۹۲ نزهة الناظر:۲۱/۱۴۷، بحار الانوار:۲/۳۷۷/۷۸
۱۹۳ کشف الغمة:۲۱۱/۲وفی صدرة:"عن ابی هاشم قال: کتب الیهبعض موالیه یساله ان

يعلمة دعاء،فكتب اليه ان بهذه الدعاء"، بحار الانوار: ٢٩٨/٥٠ عن كشف الغمة

١٩٤ مهج الدعوات: ٦٤ وجعله تحت عنوان"حرز القائمؑ"، بحار الانوار: ١/٣٦٥/٩٤ عن مهج الدعوات

١٩٥ رواه العلامة المجلسی فی بحار الانوارهكذا:"قال بعض الثقات:وجدت بخطه عليه السلام مكتوباً على ظهر كتاب:قدصعدنا..."

١٩٦ فی بحار الانوار(٥/٢٦٤/٢٦)نقلاً عن كتاب المحتضر للحسن بن سليمان:"طبقات" بدل:"طرائق"و"سينفجر"بدل"سيحفر"

١٩٧ ايضاً

١٩٨ بحار الانوار: ٣/٣٧٧/٧٨

١٩٩ قال المولف:اقول:هذه حكمة بالغة ونعمة سابغة،تسمعها الاذان الصم وتقصر عليهاالجبال الشم

٢٠٠ طه:١٢

٢٠١ قال المحقق الجليل على اكبر الغفارى فی هامش كمال الدين:غريب جدا فان المصنف روى فی العلل عن محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد،عن محمد بن الحسن الصفار،عن يعقوب بن يزيد،عن ابن ابی عمير،عن ابان،عن يعقوب بن شعيب،عن ابی عبداللهؑ قال:"قالَ اللّهُ عَزَّو جَلَّ لِموسىٰ:فَاخلَع نَعلَيكَ لِاَنّاها مِن جِلدِ حِمارٍ مَيِّتٍ"،والخبر صحيح، او حسن كالصحيح،مع ان ابن الوليد-الراوی للخبر.هومن نقدة الآثار،ولا يعارضه خبر المتن من حيث السند

٢٠٢ فی كلتا النسختين:"الی من سواك مشغولا"وما اثبتناه من كمال الدين

٢٠٣ يعنی قوله تعالی:﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا....﴾وقوله تعالی﴿لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ....﴾فراجع الاعراف:١٥٥ والبقرة:٥٥ وايضاً النساء:١٥٣

٢٠٤ كمال الدين وتمام النعمة: ٤٦٠،الاحتجاج: ٥٣٠/٢،اعلام الدين: ٣١٣، بحار الانوار: ٣/٣٧٧/٧٨و١/٨٤/٥٢

٢٠٥ المائدة:١٠١

٢٠٦ كمال الدين وتمام النعمة: ٤٨٣،الغيبة للطوسی: ٢٩١،الاحتجاج: ٥٤٣/٢ كلهانحوه، بحار الانوار: ١٠/١٨٠/٥٣ عن الاحتجاج

☆☆☆☆☆

TANZEEMUL MAKATIB

GOLAGANJ, LUCKNOW, 226018 U.P., INDIA

Ph. 0522 6565982, 2615115,2628923, 2618194

Email: makatib.makatib@gmail.com, makatib@makatib.net

Website: www.makatib.net